آسان
تیسیر المنطق
مؤلف
مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
بحاشیہ قدیمہ
حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
حاشیہ جدیدہ
حضرت مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی
تسہیل وتشریح
استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا غلام رسول صاحب حفظہ اللہ
استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
مکتبہ عشرہ مبشرہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0333-1450412-0300-6175026

﴿حرف اول﴾

آسان تیسیر المنطق:۔

محترم قارئین کرام.......... "تیسیر المنطق" حضرت العلام مولانا محمد عبد اللہ صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف کردہ منطقی اصطلاحات پر مشتمل ایک عمدہ مفید رسالہ ہے جو وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے ثانیہ عامہ کے نصاب میں داخل ہے سالہا سال سے مدارس عربیہ میں شامل درس ہے لیکن قدیم اردو زبان ہونے کی وجہ سے اور تمارین کے اجمال کے سبب سے طلباء کیلئے اس سے استفادہ مشکل ہے، بندہ نے اسکی تسہیل کی ہے اور اس میں مفید اضافے کیے ہیں اصطلاحات کو آسان اور جامع الفاظ میں لکھا ہے۔

۱۔ اصل کتاب "تیسیر المنطق" میں بہت سی اصطلاحات کی تعریفات قدیم اردو میں تھیں.......... بندہ نے ان کو سلیس اردو میں تحریر کر دیا ہے ....

۲۔ تمارین کی غرض کو سمجھنا مشکل تھا.......... بندہ نے ان کو عربی الفاظ میں آسان کر کے لکھ دیا ہے.......... البتہ تمارین کا جواب تحریر نہیں کیا کیونکہ یہ کام استاذ یا طالب علم نے خود کرنا ہے..........

۳۔ اصطلاحات اور تمارین کی تمام مثالیں اردو میں تھیں.......... بندہ نے ان کو عربی میں لکھ دیا ہے کیونکہ ایسا غوجی اور مرقات میں بھی وہ مثالیں عربی میں لکھی ہوئی ہیں..........

۴۔ کچھ اصطلاحات کتاب میں نہیں تھیں اور وہ ایسا غوجی اور مرقات میں عربی زبان میں ہیں.......... بندہ نے ان کو آسان اردو میں لکھ دیا ہے..........

مثلاً قضیہ، حقیقیہ، خارجیہ، موجہات، اور معدولات کو اس میں شامل کر دیا ہے

۵۔ اصل کتاب میں صرف شکل اول کا ذکر ہے اس کی شرائط مذکورہ نہیں ہیں اور باقی اقسام بھی متروک ہیں............ بندہ نے چاروں اشکال مع شرائط انتاج وامثلہ نقشہ کی صورت میں لکھ دی ہیں............

امید ہے کہ یہ کتاب اصطلاحات منطقیہ، سمجھانے میں طلباء کیلئے ممد و معاون ثابت ہوگی، اور مقدور بھر کوشش کی گئی ہے کہ یہ ہر طرح کی غلطی سے محفوظ ہو، مگر انسان خطا کار ہے اس میں غلطی کا امکان موجود ہے، جو احباب غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ کو اطلاع فرما کر عنداللہ مأجور ہوں، اور ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ان اغلاط کا ازالہ کیا جائے گا۔

محترم قارئین کرام............ بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں اپنی دعاؤں میں بھول جاؤں محترم ومکرم حضرت مولانا غلام شبیر صاحب حفظہ اللہ فاضل دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا واستاذ الحدیث جامعہ فاروق اعظمؓ جھنگ روڈ فیصل آباد کو جن کی محنت اور خلوص بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ میری جملہ شروحات زیور طباعت سے مزین ہو کر منصۂ شہود پر آنا شروع ہوئی ہیں، اور انہوں نے میرا رابطہ مرتب شروحات احادیث وتفاسیر القرآن عزیزم مولانا حکیم ضیاالرحمٰن ناصر صاحب سردارپوری حفظہ اللہ سے کرایا اور انہوں نے اپنے ذوق ترتیب وطباعت کے ساتھ میری اس کاوش کا انداز بیان نکھار دیا............ گویا کہ منطق پڑھنے والے طلباء ان جملوں کو جب یاد کریں گے تو ان کو ایسے لگے گا کہ جیسے کسی خطیب کے خطیبانہ شہہ پارے یاد کر رہے ہیں............

اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا حکیم مفتی ضیا الرحمٰن ناصر صاحب حفظہ اللہ کو دین اسلام کی اشاعت وترویج میں قبول فرمائے، اور انکی اولاد کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے انکے والدین کریمین کو جزائے خیر سے نوازے، اور انکے روحانی والدین حضرات اساتذۂ کرام کو میرے سمیت اپنے فضل وکرم سے اپنی خاص رحمتوں

برکتوں سے نوازے اور جو دنیا سے کوچ کر گئے انکی مغفرت فرمائے اور ا...
بلندی نصیب کرے انکی قبور کو جنت کے باغات بنادے، انکی سیئات کو حسنات سے بدل
کر اپنے قرب اعلیٰ مقام نصیب کرے آمین ثم آمین..........

آخر میں ان طلباء کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے معاملہ میں کسی بھی
طرح کا میرے ساتھ تعاون کیا، اللہ پاک ان کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے، اور اللہ
تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ پاک میری اس حقیری کوشش کو اپنی بارگاہ جلیلہ میں قبول
فرما کر میری آل اولاد کو اپنی خاص برکتوں سے مالا مال کر کے انکی زندگیاں دین اسلام کی
خدمت کیلئے قبول فرمائے اور ہمارے لیے باعث تسکین بنائے، اور بالخصوص میرے
اساتذہء کرام کے درجات بلند فرمائے جن کی تربیت اور دعاؤں کا یہ اثر ہے کہ بندہ پڑھنے
پڑھانے کے لائق ہوا.......... اللہ پاک میرے ان بزرگ اکابرین دین کو جنت الفردوس
کے اعلیٰ مقام میں جگہ نصیب فرمائے اور مجھے انکے نقش قدم پر ثابت قدم رکھے۔ میری زندگی
کی آخری بہاریں اپنے ہی دین کیلئے اور اپنے محبوب ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں
قبول کرے آمین ثم آمین..........

خادم طلباء وعلماء

(حضرت مولانا) غلام رسول (صاحب حفظہ اللہ)

استاذ الحدیث ومدرس جامعہ اسلامیہ امدادیہ گلشن امداد ستیانہ روڈ فیصل آباد

آسان تیسیر المنطق

سبق (۱) اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۞ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞ اَمَّا بَعْدُ ۞ عزیز طلباء کرام، بعد از حمد وصلوٰۃ پہلے علم منطق کی تعریف اور اسکی اقسام بیان کی جاتی ہیں، لہذا خوب توجہ اور بیدار ذوق سے یاد فرمائیں ——— اگر آپ نے بیداری کا ثبوت دیا تو ان شاء اللہ، ایسا عروج، مرقات، قطبی تک پریشانی نہیں آئیگی بلکہ آپ حضرات بھی "منطقیاں را مغز باشد چوں شہاں" کے مصداق بن جائیں گے

علم کی تعریف:۔

علم کا معنی ہے کسی چیز کی صورت کا عقل میں آنا۔ جیسے کسی نے لفظ زید بولا اور تمہارے ذہن میں اسکی صورت آگئی۔ تو اسکی صورت کا ذہن میں آنا، زید کا علم ہے۔

اقسام علم

علم کی دو قسمیں ہیں ——— (۱) تصور (۲) تصدیق

تصور:۔

وہ علم ہے کہ جس میں کسی چیز کے ثبوت یا نفی کا حکم نہ لگایا گیا ہو۔ جیسے ہم زید کا تصور کریں اور اس پر کاتب یا غیر کاتب ہونے کا حکم نہ لگائیں۔

تصدیق:۔

وہ علم ہے جس میں کسی چیز کے ثبوت یا نفی کا حکم بھی لگایا گیا ہو۔ جیسے ہم کہیں زید کاتب ہے یا زید کاتب نہیں ہے۔

﴿سوالات﴾

درج ذیل مثالوں میں غور کر کے بتائیں کہ تصور کون ہے اور تصدیق کون؟

(۱) زید کا گھوڑا ، (۲) عمرو کی بیٹی ، (۳) عمرو زید کا غلام ہے ،
(۴) بکر خالد کا بیٹا ہوگا (۵) سرد پانی (۶) محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں
(۷) جنت حق ہے (۸) دوزخ کا عذاب (۹) قبر کا عذاب حق ہے۔ (۱۰) مکہ معظمہ۔

............سبق (۲) دوم............

﴿تصور و تصدیق کی قسمیں﴾

پھر تصور اور تصدیق میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں.......... بدیہی اور نظری..........اس طرح کل چار قسمیں ہوگئیں..........

(۱)..........تصور بدیہی (۲)..........تصور نظری
(۳)..........اور تصدیق بدیہی (۴)..........تصدیق نظری

تصور بدیہی:۔

تصور بدیہی وہ علم ہے..........جس میں غور و فکر اور شے کی تعریف بتانے کی ضرورت نہ ہو جیسے سردی، گرمی اور آگ پانی کا تصور۔

تصور نظری:۔

تصور نظری وہ علم ہے..........جس میں غور و فکر اور شے کی تعریف بتانے کی

ضرورت ہو جیسے فرشتہ اور جن بھوت کا تصور۔

تصدیق بدیہی:۔

تصدیق بدیہی وہ علم ہے .... جو غور و فکر اور دلیل کے بغیر حاصل ہو جائے جیسے دو، چار کا نصف ہے اور ایک، چار کا چوتھائی ہے۔ اس پر دلیل دینے کی ضرورت نہیں

تصدیق نظری:۔

تصدیق نظری وہ علم ہے .... جو غور و فکر اور دلیل سے حاصل ہو جیسے پریاں موجود ہیں (دلیل دینی پڑے گی) زمین گول ہے۔ اس پر دلیل دینی پڑے گی۔

﴿سوالات﴾

درج ذیل مثالوں میں بتائیں کہ تصور و تصدیق کس قسم کا ہے؟

(۱) پل صراط کا تصور
(۲) جنت کا تصور
(۳) قبر کے عذاب کا تصور
(۴) چاند کا تصور
(۵) آسمان کا تصور
(۶) دوزخ موجود ہے کی تصدیق
(۷) اعمال کی ترازو کا تصور
(۸) جنت کے خزانوں کا تصور
(۹) عمرو کا بیٹا کھڑا ہے کی تصدیق
(۱۰) کوثر جنت کی حوض ہے کی تصدیق
(۱۱) آفتاب روشن ہے کی تصدیق

............سبق (۳) سوم............

﴿منطق کی، نظروفکر، تعریف، موضوع اور غرض وغایت﴾

نظروفکر:۔

نظروفکر کا مطلب ہے کہ معلومات تصوریہ اور معلومات تصدیقیہ کو ترتیب دینا تاکہ ان سے مجہول تصوری یا مجہول تصدیقی کا علم حاصل ہو جائے ''ترتیب امور معلومة لتادی الی المجهول'' یعنی معلوم امور کو ترتیب دینا تاکہ مجہول شیٔ کا علم حاصل ہو جائے.......... معلومات تصوریہ کو معرِف اور قول شارح بھی کہتے ہیں اور معلومات تصدیقیہ کو حجت اور دلیل بھی کہتے ہیں۔

معلومات تصوریہ کی مثال:۔

جیسے تمہیں انسان کے بارے میں دو چیزوں کا علم ہے

(۱)........... ایک یہ کہ وہ حیوان (جاندار) ہے

(۲)........... اور دوم یہ کہ وہ ناطق ہے تو حیوان اور ناطق ہونا معلومات تصوریہ ہیں اب ان کو ترتیب دیا کہ حیوان کو پہلے رکھا کیونکہ وہ جنس ہے اور ناطق کو بعد میں رکھا کیونکہ یہ فصل ہے اور کہا حیوان ناطق۔ تو یہ انسان کی نظروفکر ہے اس ترتیب سے ایک نامعلوم چیز یعنی انسان کی حقیقت کا علم ہو گیا۔

معلومات تصدیقیہ کی مثال:۔

جیسے آپ کو عالم (جہان) کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ متغیر ہے اور یہ بھی معلوم

ہے کہ ہر متغیر چیز حادث (فنا ہونے والی) ہے تو ان دونوں کو ملا کر یوں کہا.....

"اَلْعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ وَکُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ" تو یہ نظر وفکر ہے اس ترتیب سے ایک نامعلوم

چیز (عالم کا حادث ہونا) معلوم ہوگیا۔

منطق کی تعریف:۔

هُوَ آلَةٌ قَانُوْنِیَّةٌ تَعْصِمُ مَرَاعَاتُهَا الذِّهْنَ عَنِ الْخَطَاءِ فِی الْفِکْرِ............

منطق ایسا قانونی آلہ ہے جسکی رعایت رکھنا ذہن کو فکر کی غلطی سے بچاتا ہے۔

منطق کا موضوع:

منطق کا موضوع معلومات تصوریہ اور معلومات تصدیقیہ ہیں، اس حیثیت سے

کہ ان سے مجہولاتِ تصوریہ یا مجہولاتِ تصدیقیہ تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

منطق کی غرض وغایت:۔

صِیَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الْفِکْرِ "یعنی فکر کی غلطی سے ذہن کو محفوظ

رکھنا" منطق سیکھنے سے انسان فکر کی غلطی سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿سوالات﴾

(۱) فکر اور نظر کی تعریف بتاؤ۔ (۲) منطق کی تعریف کرو۔

(۳) منطق کی غرض وغایت کیا ہے؟ (۴) منطق کا موضوع کیا ہے۔

سبق (۴) چہارم

﴿دلالت اور وضع کی تعریف اور دلالت کی اقسام﴾

دلالت کی تعریف:۔

کسی چیز کا خود بخود قدرتی طور پر یا کسی کے مقرر کر دینے سے ایسا ہونا کہ اس کے علم سے دوسری نامعلوم شے کا علم ہو جائے، دلالت کہلاتا ہے جیسے دھوئیں کو دیکھنے سے آگ کا علم ہو جانا، پہلی شے جس سے علم ہوا ہے اس کو دال کہتے ہیں اور دوسری شے جس کا علم ہوا ہے اس کو مدلول کہتے ہیں پس دھواں دال اور آگ مدلول ہے۔

وضع کی تعریف:۔

ایک شئے کو دوسری شئے کے ساتھ اس طرح خاص کر دینا، یا اس کیلئے مقرر کر دینا کہ اس سے دوسری شئے کا علم ہو جائے جیسے لفظ چاقو، کہ اس کو دستہ اور پھالے کے مجموعہ کیلئے مقرر کیا گیا ہے کہ جب بھی لفظ چاقو، کان میں پڑتا ہے تو فوراً دستہ اور پھالا کا مجموعہ سمجھ میں آتا ہے.......... پہلی چیز جس کو خاص کیا گیا ہے اسے موضوع کہتے ہیں.......... اور دوسری چیز جس کیلئے خاص کیا گیا ہے اس کو موضوع لہ کہتے ہیں۔

دلالت کی قسمیں:۔

دال کے اعتبار سے دلالت کی دو قسمیں ہیں دلالت لفظیہ، دلالت غیر لفظیہ۔ اگر

دال لفظ ہو تو دلالتِ لفظیہ ہے جیسے لفظ زید کی دلالت ذاتِ زید پر۔ اور اگر دال، غیر لفظ ہو تو دلالتِ غیر لفظیہ ہے جیسے دھوئیں کی دلالت، آگ پر۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں.........

(۱) دلالتِ وضعیہ (۲) دلالت طبعیہ

(۳) دلالت عقلیہ

اس طرح سے دلالت کی چھ قسمیں ہو گئیں.........

۱......... دلالت لفظیہ وضعیہ، ۲......... دلالت لفظیہ طبعیہ،

۳......... دلالت لفظیہ عقلیہ، ۴......... دلالت غیر لفظیہ وضعیہ،

۵......... دلالت غیر لفظیہ طبعیہ، ۶......... دلالت غیر لفظیہ عقلیہ،

دلالت لفظیہ وضعیہ:۔

دلالت لفظیہ وضعیہ یہ وہ دلالت ہے.........جس میں دال لفظ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو جیسے لفظ زید کی دلالت، ذات زید پر۔

دلالت لفظیہ طبعیہ:۔

دلالت لفظیہ طبعیہ وہ دلالت ہے.........جس میں دال لفظ ہو اور دلالت طبیعت کے تقاضے کی وجہ سے ہو جیسے لفظ آہ، آہ کی دلالت، کسی اندرونی تکلیف پر کہ بولنے والے مریض کی طبیعت، اس لفظ کے تلفظ کا تقاضہ کرتی ہے۔

دلالت لفظیہ عقلیہ:۔

دلالت لفظیہ عقلیہ وہ دلالت ہے.........جس میں دال لفظ ہو اور دلالت عقل کی وجہ سے ہو جیسے دیوار کے پیچھے سے سنائی دینے والے لفظ دیز کی دلالت بولنے والے

کے وجود پر ....

دلالت غیر لفظیہ وضعیہ :۔

دلالت غیر لفظیہ وضعیہ یہ وہ دلالت ہے .... جس میں دال غیر لفظ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو جیسے سڑکوں پر لگے ہوئے میل کے پتھروں کی دلالت میل پر یا سرخ جھنڈی ہلنے کی دلالت، ریل کے ٹھہرانے پر۔

دلالت غیر لفظیہ طبعیہ :۔

دلالت غیر لفظیہ طبعیہ وہ دلالت ہے .... جس میں دال، غیر لفظ ہو اور دلالت طبیعت کے تقاضے کی وجہ سے ہو .... جیسے گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت گھاس دانے کی طلب پر .... یا نبض کے تیز چلنے کی دلالت، بخار پر۔

دلالت غیر لفظیہ عقلیہ :۔

دلالت غیر لفظیہ عقلیہ یہ وہ دلالت ہے .... جس میں دال، غیر لفظ ہو اور دلالت عقل کی وجہ سے ہو۔ جیسے دھوئیں کی دلالت، آگ پر۔

﴿سوالات﴾

(۱) دلالت کی تعریف کریں (۲) وضع کی تعریف کریں

(۳) دلالت لفظیہ اور غیر لفظیہ کی تعریف اور ان دونوں کی قسمیں بیان کریں؟

امثلہ ذیل میں غور کر کے بتاؤ کہ کونسی دلالت ہے .... اور یہ بھی بتاؤ کہ دال کون ہے اور مدلول کیا ہے؟ ....

(۱) سر کے ہلانے کی دلالت کسی چیز کے اقرار یا انکار پر ....

(۲) سرخ جھنڈی کے ہلانے کی دلالت ریل کے ٹھہرانے پر ....

(۳) تار کے کھٹکے کی آواز کی دلالت تار کے مضمون پر.............

(۴) قلم، تختی، مدرسہ، زید، انسان وغیرہ الفاظ کی دلالت اپنے اپنے مدلولات پر اور اسی طرح میسج کی ٹون کی دلالت میسج کے آنے پر.............

(۵) دھوپ کی دلالت آفتاب پر.............

(٦) آہ اور اُوہ کی دلالت سینے کے درد اور تکلیف پر.............

سبق (۵) پنجم

﴿دلالت لفظیہ وضعیہ کی قسمیں﴾

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)........... دلالت مطابقی

(۲)........... دلالت تضمنی

(۳)........... دلالت التزامی

دلالت مطابقی:۔

دلالت مطابقی یہ ہے کہ.......... لفظ، اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت، حیوان ناطق کے مجموعہ پر۔

دلالت تضمنی:۔

دلالت تضمنی یہ ہے کہ.......... لفظ، اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت، صرف حیوان پر یا صرف ناطق پر۔

دلالت التزامی:۔

دلالت التزامی یہ ہے کہ.......... لفظ، اپنے معنی موضوع لہ کے لازم خارج پر دلالت کرے (یعنی ایسے معنی پر دلالت کرے جو معنی موضوع لہ کو لازم ہو لیکن اس سے خارج ہو) جیسے انسان کی دلالت، لکھنے والا ہونے پر یا قابل علم ہونے پر

﴿سوالات﴾

ذیل میں دال اور مدلول لکھے جاتے ہیں ان میں دلالت کی قسمیں بتاؤ۔

(۱) نابینا کی دلالت آنکھ پر، (۲) لنگڑا کی دلالت ٹانگ پر،

(۳) درخت کی دلالت شاخوں پر، (۴) نکٹا کی دلالت ناک پر،

(۵) ہدایہ کی دلالت کتاب الصوم پر، (٦) ہدایۃ النحو کی دلالت مقصد اول پر، (۷) چاقو کی دلالت اس کے دستہ پر،

............سبق (۶) ششم............

﴿مفرد اور مرکب کا بیان﴾

جو لفظ، اپنے معنی پر دلالت مطابقی کے ساتھ دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔

مفرد:۔

وہ لفظ ہے جس کے جزء سے اس کے معنی کے جزء پر دلالت مقصود نہ ہو جیسے لفظ زید بول کر اس کی ذات مراد لی جائے..........

اور مفرد کے پائے جانے کی صورتیں چار ہیں..........

۱:۔ لفظ کا جزء نہ ہو.......... جیسے ہمزہ استفہام۔

۲:۔ لفظ کا جزء ہو.......... مگر معنی دار نہ ہو جیسے زید کہ ز، ی، د کے کچھ معنی نہیں۔

۳:۔ لفظ کا جزء ہو اور معنی دار بھی ہو.......... لیکن جو معنی تم کو مقصود ہے ان پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے لفظ عبداللہ کسی کا نام ہو (کہ عبد اور اللہ اس کے معنی دار جزء ہیں لیکن جس شخص کا یہ نام ہے اس کے جزء پر دلالت نہیں کرتے۔

۴:۔ لفظ کا جزء معنی دار ہو اور جو معنی تم کو مقصود ہے اسکے جزء پر بھی دلالت کرے.......... لیکن اس دلالت کا تم نے ارادہ نہ کیا ہو جیسے حیوان ناطق کسی شخص کا نام رکھ دیں تو اس وقت حیوان کی دلالت جاندار ہونے پر اور ناطق کی دلالت، عقل والا ہونے پر ہے لیکن نام ہونے کی حالت میں یہ دلالت مقصود نہیں ہوتی۔

مفرد کی قسمیں

مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ اسم.......... کلمہ.......... اداۃ..........

اسم کی تعریف:۔

اسم وہ لفظ مفرد ہے جو مستقل معنی رکھتا ہو یعنی اس کا معنی سمجھنے کیلئے دوسرے لفظ کو ملانے کی ضرورت نہ ہو اور کسی زمانہ پر دلالت نہ کرے جیسے زید، عمرو، بکر۔

کلمہ کی تعریف:۔

کلمہ وہ لفظ مفرد ہے جو مستقل معنی رکھتا ہو اور کسی زمانہ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ ، اَکَلَ، صَلّٰی نحوی اس کو فعل کہتے ہیں۔

اداۃ کی تعریف:۔

اداۃ، وہ لفظ مفرد ہے.......... جو مستقل معنی نہ رکھتا ہو یعنی اس کا معنی، دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسے مِنْ ، اِلیٰ .

اسم کی قسمیں

اسم کی سات قسمیں ہیں.......... معنی واحد ہونے کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں علَم ،کلی متواطی،کلی مشکک.......... اور معنی کثیر ہونے کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں

(۱).......... مشترک (۲).......... منقول (۳).......... حقیقت (۴).......... مجاز

(۱).......... علَم:۔

علَم وہ اسم ہے.......... جس کا معنی ایک ہو اور متعین ہو جیسے زید، عمرو، بکر۔

(۲).......... متواطی:۔

متواطی وہ اسم ہے.........جس کا معنی واحد کلی ہو اور اس معنی کلی کا صدق، اپنے تمام افراد پر برابر ہو جیسے انسان کہ یہ اپنے تمام افراد پر مساوی طور پر صادق ہے

(۳).........مشکک:۔

مشکک وہ اسم ہے.........جس کا معنی واحد کلی ہو اور اس معنی کلی کا صدق اپنے افراد پر برابر نہ ہو جیسے "ابیض" اور "اسود" کہ یہ دونوں اپنے افراد پر مساوی طور پر صادق نہیں، بعض چیزیں زیادہ سفید ہوتی ہیں اور بعض کم اور یہی حال سیاہی کا ہے

(۱).........مشترک:۔

مشترک وہ اسم ہے.........جس کے معنی کثیر ہوں اور ہر ایک معنی کیلئے علیحدہ علیحدہ وضع کیا گیا ہو جیسے لفظ، عین، کہ اس کے بہت سے معنیٰ ہیں آنکھ، چشمہ، زانو، سونا، ذات، اور یہ ان سب معانی کیلئے علیحدہ علیحدہ وضع کیا گیا ہے۔

(۲).........منقول:۔

منقول وہ اسم ہے.........جو ایک معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اور استعمال دوسرے معنی میں ہونے لگا ہو اور اس معنی میں وہ مشہور بھی ہو گیا ہو۔

﴿منقول کی اقسام﴾

ناقل کے اعتبار سے منقول کی تین قسمیں ہیں.........

(۱).........منقول شرعی (۲).........منقول عرفی (۳).........منقول اصطلاحی

منقول شرعی:۔

منقول شرعی وہ ہے.........جس کا ناقل شارع ہو جیسے لفظ، صلوٰۃ، اور، صوم، کہ صلوٰۃ کا پہلا معنیٰ دعا ہے لیکن شریعت نے اسکو نقل کر دیا نماز کی طرف. اسی طرح، صوم، کا پہلا

معنی امساک (رکنا) ہے لیکن شریعت نے اسکو نقل کردیا روزہ کے معنی کی طرف

منقول عرفی:۔

منقول عرفی وہ ہے............جس کے ناقل، عام لوگ ہوں جیسے لفظ، دابہ، کہ یہ ہر جاندار کیلئے وضع کیا گیا تھا بعد میں چوپایہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔

منقول اصطلاحی:۔

منقول اصطلاحی وہ ہے............جس کو کسی خاص جماعت نے نقل کیا ہو جیسے لفظ فعل کہ لغت میں اس کا معنی ہے کام۔ بعد میں نحویوں نے اس کو نقل کر دیا اس کلمہ کی طرف جو مستقل معنی رکھتا ہو اور کسی زمانہ پر دلالت کرتا ہو۔

۳:۔ حقیقت:۔

حقیقت وہ اسم ہے............جو جس معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اسی میں استعمال کیا جائے جیسے لفظ اسد بول کر شیر درندہ مراد لیا جائے کہ لفظ اسد، شیر کیلئے وضع کیا گیا ہے اور یہی معنی مراد بھی ہے

۴:۔ مجاز:۔

مجاز وہ اسم ہے............جو جس معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اس کے علاوہ معنی میں استعمال کیا جائے جیسے لفظ اسد بول کر بہادر آدمی مراد لیا جائے۔

مرکب:۔

مرکب وہ لفظ ہے............جسکے جزء کی دلالت، معنی مرادی کے جزء پر مقصود ہو (جزء لفظ کی دلالت، جزء معنی پر مقصود ہو) جیسے **زید قائم ، رامی الحجارة .**

مرکب کیلئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے

۱............لفظ کا جزء ہو، ۲............معنی کا جزء ہو،

۳............لفظ کا جزء، معنی کے جزء پر دلالت کرے،

۴............یہ دلالت مقصود ہو، اگر ان چار میں سے ایک بھی کم ہو تو مفرد ہو جائیگا۔

﴿مرکب کی اقسام﴾

مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب تام (۲) مرکب ناقص

مرکب تام:۔

مرکب تام یہ وہ مرکب ہے............کہ جب اس کا بولنے والا خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی خبر یا کسی چیز کی طلب کا فائدہ حاصل ہو جیسے ''ذھب زید اور ایت بالماء'' مرکب تام کو مرکب مفید بھی کہتے ہیں۔

﴿مرکب تام کی اقسام﴾

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں۔ خبر اور انشاء............

خبر:۔

خبر وہ مرکب تام ہے............جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے ''زید عاقل''

انشاء:۔

انشاء وہ مرکب تام ہے............جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں ....جیسے اِضْرِبْ لاَ تَضْرِبْ'' وغیرہ۔............انشاء کی دس قسمیں ہیں جو آپ حضرات علم النحو میں بھی پڑھ چکے ہیں............

(۱)............امر (۲)............نھی (۳)............استفھام

(۴)............تمنی (۵)............ترجی (۶)............عقود

(۷)......... عرض (۸)......... نداء (۹)......... قسم

(۱۰)......... تعجب

مرکب ناقص:۔

مرکب ناقص یہ وہ مرکب ہے.........جس کا بولنے والا جب خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو جیسے "غلام زیدٍ، احد عشر" وغیرہ۔

مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں.........

(۱).........مرکب تقییدی (۲).........مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی:۔

مرکب تقییدی وہ مرکب ناقص ہے.........جس میں دوسرا جزء پہلے جزء کیلئے قید ہو.........جیسے غلام زید، ضارب عمرو ، الرجل الصالح .

مرکب غیر تقییدی:۔

مرکب غیر تقییدی وہ مرکب ناقص ہے.........جس میں دوسرا جزء پہلے جزء کیلئے قید نہ ہو.........جیسے بعلبك احد عشر

﴿سوالات﴾

(۱) مرکب کے پائے جانے کی کتنی شرطیں ہیں؟

(۲) مفرد کے پائے جانے کی کتنی صورتیں ہیں؟

(۳) اسم، کلمہ اور اداۃ کی تعریف کیجئے۔

(۴) عزیز طلباء کرام......... مفرد کی سات قسمیں ہیں......... جو آپ حضرات نے پڑھی ہیں ان سب کی تعریف اور مثال بیان کیجئے۔

(۵) مرکب کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کیجئے۔

(۶) مرکب تام اور ناقص کس کو کہتے ہیں؟............

(۷) اور ہر ایک کی کتنی قسمیں ہیں؟............ انکی تعریف اور مثالیں بیان کیجئے۔

(۸) ذیل کی مثالوں میں بتایئے کہ ان میں کون مفرد ہے............

اور کون مرکب ہے؟............

اگر مرکب ہے تو اس کی کون سی قسم ہے؟............

اللہ جل جلالہ............رسول............فرشتہ............جنت............دوزخ

صلوٰۃ .... صوم ....اسم............خالد آیا............عمار گیا

خانہ کعبہ مکۃ المکرمہ میں ہے............مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں ہے

ماں باپ کا کہنا مانو............بڑوں کا ادب کرو............چھوٹوں پر شفقت کرو

کسی کو تکلیف نہ دو............پڑوسی کو مت ستاؤ............اللہ تعالیٰ کا بندہ

محمد کریم ﷺ کا امتی............اساتذہ کا فرمابردار ....نیک بنو اور بناؤ

عرفات میں مزدلفہ ہے............جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں ہے۔

سبق (۷) ہفتم

﴿کلی اور جزی کا بیان﴾

مفہوم.........(یعنی جو چیز ذہن میں آتی ہے) کی دو قسمیں ہیں کلی و جزئی

جزئی:۔

جزئی وہ مفہوم ہے.........جس میں شرکت نہ ہو سکے یعنی ایک معین شے پر صادق آئے جیسے زید کہ ایک معین شخص کا نام ہے۔

کلی:۔

کلی وہ مفہوم ہے.........جس میں شرکت ہو سکے یعنی بہت سے افراد پر صادق آئے جیسے حیوان، انسان۔

فائدہ:۔

کلی جن چیزوں پر صادق آتی ہے ان کو اس کلی کے افراد اور جزئیات کہتے ہیں۔

﴿سوالات﴾

مندرجہ ذیل امثلہ میں غور کر کے بتاؤ کہ کون کلی ہے اور کون جزئی؟

فرس.........غنم.........غنمی.........غلام زید.........شمس

هذه الشمس.........سماء.........هذه السماء.........الرداء الابيض

هذاالقميص.........كوكب.........جدار.........هذاالمسجد

هذاالماء.........قلمی.........

............سبق (۸) ہشتم............

﴿حقیقت وماہیت کی بحث اور کلی کی قسمیں﴾

حقیقت یا ماہیت:۔

حقیقت یا ماہیت کسی شئے کی وہ چیزیں ہیں............جن سے مل کر وہ شئے بنے اور اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو وہ شے موجود نہ ہو جیسے حیوان ناطق کہ یہ انسان کی حقیقت وماہیت ہے............

فائدہ:۔

جو چیزیں، حقیقت کے ماسوا ہیں وہ شے کے عوارض کہلاتے ہیں .... مثلاً انسان کے اندر کالا، گورا، عالم وجاہل ہونا انسان کے عوارض ہیں کہ ان پر انسان کا وجود موقوف نہیں ہے............

﴿کلی کی اقسام﴾

کلی کی ابتداء دو قسمیں ہیں۔ (۱)............کلی ذاتی (۲)............کلی عرضی

کلی ذاتی:۔

کلی ذاتی وہ کلی ہے............ جو اپنی ماتحت جزئیات کی پوری حقیقت یا پوری حقیقت کا جزء ہو............جیسے انسان کہ یہ اپنی جزئیات زید، عمرو، بکر کی پوری حقیقت ہے ....اسی طرح حیوان کہ یہ اپنی جزئیات انسان، بقر، غنم کی حقیقت کا جزء ہے (کیونکہ انسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے بقر کی حقیقت حیوان ذو خوار ہے اور غنم کی حقیقت حیوان ذو رغاء ہے پس حیوان ان سب کی حقیقت کا جزء ہے)

کلی عرضی:۔

کلی عرضی وہ کلی ہے............جو اپنی ماتحت جزئیات کی نہ پوری حقیقت ہو اور نہ حقیقت کا جزء ہو بلکہ حقیقت سے خارج ہو............جیسے ''ضــــاحك'' انسان کیلئے کلی عرضی ہے کہ نہ اسکی عین حقیقت ہے اور نہ حقیقت کا جزء ہے بلکہ اس کی حقیقت سے خارج ہے............

﴿سوالات﴾

درج ذیل اشیاء میں بتاؤ کہ کون سی کلی کس کیلئے ذاتی اور عرضی ہے؟

(۱) اَلْجِسْمُ النَّامِیْ (۲) شَجْرَةُ الرُّمَّان (۳) اَلرُّمَّانُ الْحُلْوُ
(۴) اَلرُّمَّانُ الْاَحْمَر (۵) اَلْحَیْوَان (۶) اَلْفَرَس
(۷) اَلْفَرَسُ الْقَوِیُّ (۸) اَلْمَسْجِدُ الْوَاسِع (۹) اَلْحَجَرُ الصَّلْبُ
(۱۰) اَلْحَدِیْد (۱۱) اَلْمُشَقِّطُ (چاقو) (۱۲) السیف
(۱۳) السیف الحاد (۱۴) المشقط الحاد (تیز چاقو)

............سبق (۹) نہم............

﴿کلی ذاتی اور عرضی کی قسمیں﴾

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)............ جنس (۲)............ نوع
(۳)............ فصل

جنس:۔

جنس وہ کلی ذاتی ہے.......... جو ایسے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں جیسے حیوان، جسم نامی، جسم مطلق وغیرہ.......... جنس ''ماھو'' کے جواب میں شرکت اور خصوصیت دونوں کے اعتبار سے واقع ہوتی ہے

نوع:۔

نوع وہ کلی ذاتی ہے.......... جو ایسے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو جیسے انسان کہ یہ زید، عمر و بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے اور ان سب کی حقیقت ایک ہے.......... نوع ''ما ھو'' کے جواب میں صرف خصوصیت کے اعتبار سے واقع ہوتی ہے'' .... نوع کی دو قسمیں ہیں..........

(۱) متعدد الاشخاص فی الخارج

(۲) غیر متعدد الاشخاص فی الخارج

فصل:۔

فصل وہ کلی ذاتی ہے.......... جو ایسے افراد پر بولی جائے جنکی حقیقت ایک ہو اور وہ اس حقیقت کو دوسری حقیقتوں سے جدا کردے.......... جیسے ناطق کہ یہ انسان کی فصل ہے کہ یہ زید، عمر و بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے اور ان سب افراد کی حقیقت ایک ہے یعنی انسان۔ اور ناطق انسان کو دوسری حقیقتوں بقر، غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے۔

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں..........

(۱).......... خاصہ (۲).......... عرض عام

خاصہ:۔

خاصہ وہ کلی عرضی ہے.......... جو فقط ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص

ہو...........جیسے ''ضـــــاحك'' انسان کیلئے کہ یہ انسان جو کہ ایک حقیقت ہے اسی کے افراد زید، عمرو بکر وغیرہ کے ساتھ خاص ہے۔

عرض عام:۔

عرض عام وہ کلی عرضی ہے...........جو چند مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق آئے...........جیسے ماشی (چلنے والا) انسان، بقر، غنم سب کیلئے عرض عام ہے۔

فائدہ...........پھر عرض کی دو قسمیں ہیں...........عرض لازم، عرض مفارق تفصیل بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔...........ان شاء الله العزیز...........

﴿سوالات﴾

امثلہ ذیل میں دو دو اشیاء لکھی ہیں ان میں غور کر کے یہ بتاؤ کہ اوّل شئی دوسری شئی کیلئے جنس ہے یا نوع یا فصل یا خاصہ یا عرض عام؟

(۱) .... حیوان فرس کیلئے
(۲) ....جسم نامی شجر اور انار کیلئے
(۳) .... حیوان حسّاس کیلئے
(۴) ....فرس صاہل کیلئے
(۵) .... انسان کاتب کیلئے
(۶) ....انسان قائم کیلئے
(۷) .... جسم مطلق فرس کیلئے
(۸) ....ماشی غنم کیلئے
(۹) .... حمار ناہق کیلئے
(۱۰) ....انسان ہندی کیلئے

سبق (۱۰) دہم

﴿"مَاھُوَ" کی اصطلاح کا بیان﴾

منطقی لوگ، اپنے محاورات میں کثرت سے "مَاھُوَ" (کیا ہے یہ) کا لفظ بولتے ہیں اس سے ان کا کیا مقصد ہوتا ہے اس سبق میں یہی بتایا جارہا ہے...........

منطقی حضرات.......... اس سے کسی چیز کی حقیقت و ماہیت معلوم کرنے کیلئے سوال کرتے ہیں کہ یہ چیز اپنی حقیقت اور ماہیت میں کیا ہے۔

مثلاً سوال کیا.......... "ماھو الانسان" یعنی انسان کی حقیقت کیا ہے..........

اگر، مَاھُوَ، سے سوال ایک شئے کو لے کر کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شئے کی ماہیتِ مختصہ کیا ہے تو جواب میں وہ چیز آئے گی جو اس شئے کی ماہیتِ مختصہ ہوگی۔

مثلاً سوال کیا.......... "ما ھو الانسان" تو جواب میں حیوان ناطق آئیگا، اور اگر چند چیزوں کو لے کر سوال کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کی ماہیتِ مشترکہ بتلاؤ تو جواب میں وہ چیز آئیگی جو ان سب چیزوں کے درمیان مشترک ہوگی

مثلاً سوال کیا.......... "الانسان و البقر و الغنم ماھم" تو جواب میں حیوان آئیگا، یعنی وہ مشترک جزو بتاؤ کہ جتنے اجزاء ان چیزوں میں مشترک ہیں وہ سب اس میں آجائیں کوئی مشترک جزو اس سے باہر نہ ہو..........

اسی مشترک جزو کو تمام مشترک کہتے ہیں.......... مثلا یوں پوچھا جائے .... "الانسان و البقر و الغنم ما ھم" تو جواب میں حیوان آئیگا.......... کیونکہ جتنے اجزاء ان چیزوں میں مشترک ہیں..........

مثلاً نامی ہونا، حساس ہونا، اور متحرک بالارادۃ ہونا، یہ سب حیوان میں پائے جاتے ہیں

کیونکہ حیوان انہی چیزوں کے مجموعے کا نام ہے............

پس حیوان ہی ان کی پوری حقیقت مشترکہ ہے............اور اگر انکے ساتھ شجر کو ملا کر سوال کیا جائے تو جواب جسم نامی ہوگا کیونکہ اس وقت یہی تمام مشترک ہے

اور اگر حجر کو بھی ساتھ ملا کر سوال کیا جائے تو جواب جسم ہوگا............کیونکہ یہی ان کی پوری حقیقت مشترکہ ہے۔

﴿سوالات﴾

درج ذیل سوالات کے جوابات بتاؤ۔

(۱) الفرس والانسان ماهما، (۲) الفرس والغنم ماهما،

(۳) شجرةالرمان والحجر ماهما، (۴) السماء والارض وزيدماهي،

(۵) الشمس والقمروالمانجو(آم)ماهي، (٦) الذباب والعصفورة والحمارماهي

(۷) الانسان ماهو، (۸) الفرس ماهو،

(۹) الحمار ماهو، (۱۰) الغنم والحجر والكوكب ماهم،

(۱۱) الماء والهواء والحيوان ماهي.

سبق (۱۱) یازدہم

جنس اور فصل کی قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)..........جنس قریب (۲)..........جنس بعید

جنس قریب:۔

جنس قریب، وہ جنس ہے..........جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول ہو (بولی جائے) جیسے حیوان، انسان، بقر، غنم وغیرہ کیلئے۔

فائدہ..........یا یوں کہہ لیں کہ جنس قریب وہ جنس ہے کہ اس کے افراد میں سے جونسے دو یا زیادہ افراد کو لے کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی جنس واقع ہو جیسے حیوان کہ یہ انسان کی جنس قریب ہے۔

جنس بعید:۔

جنس بعید وہ جنس ہے..........جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول نہ ہو بلکہ بعض دوسرے افراد کے جواب میں محمول ہو مثلاً جب صرف انسان اور فرس سے سوال کریں تو جواب حیوان آتا ہے لیکن انسان کے ساتھ شجر ملا کر سوال کریں تو جواب میں جسم نامی آئے گا۔ پس جسم نامی، انسان کیلئے جنس بعید ہوا۔

فصل کی قسمیں:۔

فصل کی دو قسمیں ہیں..........

(۱)..........فصل قریب (۲)..........فصل بعید

فصل قریب:۔

فصل قریب وہ فصل ہے........... جو ماہیت کو ان چیزوں سے ممتاز (جدا) کرے جو اسکے ساتھ جنس قریب میں شریک ہوں جیسے ناطق، انسان کیلئے (کہ یہ انسان کو فرس، بقر غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے جو اسکے ساتھ حیوان ہونے میں شریک ہیں)

فصل بعید:۔

فصل بعید وہ فصل ہے........... جو ماہیت کو ان چیزوں سے ممتاز (جدا) کرے جو اس کے ساتھ جنس بعید میں شریک ہوں جیسے حساس، انسان کیلئے کہ یہ انسان کو اشجار سے جدا کرتا ہے جو اس کے ساتھ جسم نامی میں شریک ہیں۔

سوالات

امثلہ ذیل میں بتاؤ کہ کون کس کیلئے جنس قریب اور جنس بعید اور فصل قریب اور فصل بعید ہے؟...........

(۱)...........ناطق جسم کیلئے (۲)...........جسم نامی انسان کیلئے

(۳)...........ناہق حمار کیلئے (۴)...........صاہل فرس کیلئے

(۵)...........حساس انسان کیلئے (۶)...........نامی شجر کیلئے

سبق (۱۲) دوازدہم

﴿دوکلیوں کے درمیان نسبت کا بیان﴾

جب ایک کلی کی نسبت، دوسری کلی کی طرف کی جائے تو ان دونوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی وہ چار نسبتیں یہ ہیں۔

(۱)..........تساوی (۲)..........تباین

(۳)..........عموم وخصوص مطلق (۴)..........عموم وخصوص من وجہ

تساوی کی نسبت:۔

تساوی کی نسبت یہ ہے کہ.......... ہر ایک کلی، دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق ہو جیسے انسان اور ناطق (کہ انسان، ناطق کے ہر ہر فرد پر اور ناطق انسان کے ہر ہر فرد پر صادق ہے) ایسی دوکلیوں کو، مُتَسَاوِیَانُ، کہتے ہیں۔

تباین کی نسبت:۔

تباین کی نسبت یہ ہے کہ.......... ہر ایک کلی، دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ ہو جیسے انسان اور فرس (کہ انسان، فرس کے کسی فرد پر اور فرس، انسان کے کسی فرد پر صادق نہیں) ایسی دوکلیوں کو، مُتَبَائِنَانُ، کہتے ہیں۔

عُموم وخُصوص مطلق:۔

عُموم وخُصوص مطلق یہ ہے کہ.......... ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق ہو، لیکن دوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق ہو.......... جو کلی ہر ہر فرد پر صادق ہو اس

کو اعم مطلق کہتے ہیں، اور جو بعض افراد پر صادق ہو اس کو اخص مطلق کہتے ہیں ....جیسے حیوان اور انسان کہ انکے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔

عموم وخصوص من وجہ:۔

عموم وخصوص من وجہیہ ہے کہ............ ہر ایک کلی، دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض افراد پر صادق نہ ہو............

ان کلیوں میں سے ہر ایک کو"اعم من وجہ"اور "اخص من وجہ" کہتے ہیں............ جیسے حیوان اور ابیض کہ بعض حیوان ابیض ہیں اور بعض ابیض نہیں ہیں............اسی طرح بعض ابیض حیوان ہیں اور بعض حیوان نہیں ہیں۔

﴿سوالات﴾

(۱) .... نسب اربعہ کی تعریف اور ان کی مثالیں بیان کیجئے۔

(۲)............ امثلہ ذیل میں بتایئے کہ کونسی نسبت پائی جاتی ہے؟

۱ انسان اور ناطق ۲............ فرس اور صاہل ۳............ حمار اور ناہق

۴ حجر اور جسم ۵............ حیوان اور اسود ۶............ جسم اور حمار

۷ انسان اور حجر ۸............ انسان اور غنم ۹............ حساس اور حیوان

۱۰ جسم نامی اور شجرۃ النخل
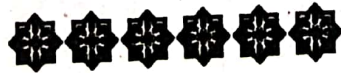
سبق (۱۳) سیزدہم

﴿معرّف اور قول شارح کا بیان﴾

معرّف اور قول شارح:۔

معرّف اور قول شارح وہ معلوم تصوری ہیں.......... جن سے مجہولِ تصوری حاصل کیا جاتا ہے.......... اور جس کو حاصل کیا جاتا ہے اس کو معرَّف (بفتح الراء) کہتے ہیں.......... جیسے حیوان ناطق کہ یہ انسان کے معلومات تصوریہ ہیں ان سے انسان کا علم حاصل ہوتا ہے تو حیوان ناطق معرِّف ہوا، اور انسان معرَّف ہوا۔

﴿معرّف کے اقسام﴾

معرّف کی چار قسمیں ہیں..........

(۱).......... حدتام، (۲).......... حدناقص،

(۳).......... رسم تام، (۴).......... رسم ناقص،

حدتام:۔

حدتام یہ ہے کہ.......... شئے کی تعریف اسکی جنس قریب اور فصل قریب سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف، حیوان ناطق سے کہ یہ انسان کی حدتام ہے۔

حدناقص:۔

حدناقص یہ ہے کہ.......... شے کی تعریف اسکی جنس بعید اور اور فصل قریب سے یا صرف فصل قریب سے کیجائے جیسے انسان کی تعریف، جسم ناطق سے یا صرف ناطق سے

رسم تام:۔

رسم تام یہ ہے کہ .... شے کی تعریف اس کی جنس قریب اور خاصہ سے کیجائے

جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے کیجائے کہ یہ انسان کی رسم تام ہے

رسم ناقص:۔

رسم ناقصیہ ہے کہ .... شے کی تعریف اسکی جنس بعید اور خاصہ سے یا صرف

خاصہ سے کیجائے جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک سے یا صرف ضاحک سے

﴿سوالات﴾

ذیل کے معرفات میں معرف کی اقسام بتائیں ....

(۱)........... جوہر ناطق (۲)........... جسم نامی ناطق

(۳)........... جسم حساس (۴)........... جسم متحرک بالارادہ

(۵)........... حیوان صاہل (۶)........... حیوان ناہق

(۷)........... جسم ناہق (۸)........... حساس

(۹)........... ناطق (۱۰)........... الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد

(۱۱)........... الفعل کلمۃ دلت علی معنی فی نفسھامقترن باحدالازمنۃ الثلثۃ

تصدیقات کا بیان

سبق (۱) اول

قضایا کی بحث

قضیہ:۔

قضیہ وہ مرکب لفظ ہے.......... جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں

جیسے ''زَیْدٌ عَادِلٌ، صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ''..........

قضیہ کی دو قسمیں ہیں..........

(۱) .... حملیہ

(۲) .... شرطیہ

حملیہ:۔

حملیہ وہ قضیہ ہے.......... جو دو مفردوں سے مل کر بنے اور اس میں ثبوتِ، شئی لشئی، یا نفی شی عن الشی، کا حکم ہو اگر ثبوت کا حکم ہے تو اس کو موجبہ کہتے ہیں جیسے ''الله موجود'' اور اگر نفی کا حکم ہو تو اس کو سالبہ کہتے ہیں جیسے '' زید لیس بعالم''

فائدہ:۔

قضیہ حملیہ کے پہلے جزء کو موضوع اور دوسرے کو محمول کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان جو نسبت پائی جاتی ہے اس پر دلالت کرنے والے لفظ کو رابطہ کہتے ہیں ....جیسے '' زید ھو قائم'' کہ اس میں زید موضوع ہے اور قائم محمول ہے اور ھو رابطہ ہے۔ یہ رابطہ عربی زبان میں کبھی تو مذکور ہوتا ہے جیسا کہ مثال مذکور میں ہے اس

وقت قضیہ کو ثلاثیہ کہتے ہیں جیسے " زید ھو قائم " اور کبھی رابطہ کو حذف کر دیتے ہیں اس وقت قضیہ کو ثنائیہ کہتے ہیں جیسے زید قائم ۔

﴿قضیہ حملیہ کی قسمیں﴾

قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں............

(۱)............ شخصیہ (۲)............ طبعیہ

(۳)............ محصورہ (۴)............ مہملہ

شخصیہ :۔

شخصیہ وہ قضیہ ہے............ جس کا موضوع شخص معین ہو جیسے" زید قائم "

طبعیہ :۔

طبعیہ وہ قضیہ ہے............ جس کا موضوع امر کلی ہو اور حکم، کلی کی حقیقت اور طبعیت پر ہو اس کے افراد پر نہ ہو جیسے " الانســـان نـوع " (اس میں نوع ہونے کا حکم، انسان کی حقیقت اور مفہوم پر ہے اس کے افراد پر نہیں)

مہملہ :۔

مہملہ وہ قضیہ ہے............ جس کا موضوع، امر کلی ہو اور حکم اسکے افراد پر ہو لیکن افراد کی مقدار نہ بیان کی گئی ہو جیسے" الانسان حیوان " کہ اس میں حیوان ہونے کا حکم انسان کے افراد پر ہے لیکن یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تمام انسان حیوان ہیں یا بعض

محصورہ :۔

محصورہ وہ قضیہ ہے............ جس کا موضوع، امر کلی ہو اور حکم اسکے افراد پر ہو اور افراد کی مقدار بھی بیان کی گئی ہو جیسے" کـــل انســـان حیـــوان " (اس میں الانسان

موضوع ہے اور امر کلی ہے حکم اسکے افراد پر ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حیوان ہونے کا حکم انسان کے تمام افراد پر ہے)

﴿محصورہ کی قسمیں﴾

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں جن کو محصورات اربعہ کہتے ہیں...........

(۱)........... موجبہ کلیہ، (۲)........... موجبہ جزئیہ،

(۳)........... سالبہ کلیہ، (۴)........... سالبہ جزئیہ،

موجبہ کلیہ:۔

موجبہ کلیہ وہ قضیہ محصورہ ہے...........جس میں محمول کو موضوع کے تمام افراد کیلئے ثابت کیا گیا ہو جیسے کل انسان حیوان .

موجبہ جزئیہ:۔

موجبہ جزئیہ وہ قضیہ محصورہ ہے...........جس میں محمول کو موضوع کے بعض افراد کیلئے ثابت کیا گیا ہو جیسے بعض الحیوان انسان (بعض جاندار انسان ہیں)

سالبہ کلیہ:۔

سالبہ کلیہ وہ قضیہ محصورہ ہے...........جس میں محمول کی نفی، موضوع کے تمام افراد سے کی گئی ہو جیسے لاشئی من الانسان بحجر (کوئی انسان پتھر نہیں)

سالبہ جزئیہ:

سالبہ جزئیہ وہ قضیہ محصورہ ہے...........جس میں محمول کی نفی، موضوع کے بعض افراد سے کی گئی ہو جیسے، بعض الحیوان لیس بانسان، بعض حیوان انسان نہیں ہیں۔

سوالات

(۱)............عمرو مسجد میں ہے (۲)............حیوان جنس ہے

(۳)............ہر گھوڑا ہنہناتا ہے (۴)............ کوئی گدھا بے جان نہیں

(۵)............بعض انسان لکھنے والے ہیں (۶)............ بعض انسان ان پڑھ ہیں

(۷)............ہر گھوڑا جسم والا ہے (۸)............کوئی پتھر انسان نہیں

(۹)............ہر جاندار مرنے والا ہے (۱۰)............متکبّر ذلیل ہے

(۱۱)............ہر متواضع عزّت والا ہے (۱۲)............ہر حریص خوار ہے

(۱۳)............قضیہ کی تعریف واقسام بتلائیں

(۱۴)............محصوراتِ اربعہ کیا ہیں، ان کی تعریف اور مثالیں بیان کریں

(۱۵) ....قضیہ حملیہ اور موضوع کے حال کے اعتبار سے اس کی اقسام مع امثلہ بیان کریں............
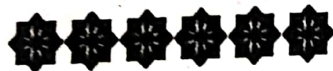
سبق (۲) دوم

(قضیہ شرطیہ کا بیان)

قضیہ شرطیہ:۔

قضیہ شرطیہ وہ قضیہ ہے............جو دو قضیوں سے مل کر بنے اور اس میں یہ حکم ہو کہ ایک شئے کا ہونا موقوف ہے دوسری شئے کے ہونے پر............جیسے، ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود ،............قضیہ شرطیہ کے پہلے جزء کو مقدم اور دوسرے کو تالی کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کی قسمیں:

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں............

(۱)............ متصلہ (۲)............ منفصلہ

شرطیہ متصلہ:۔

شرطیہ متصلہ وہ قضیہ ہے............جس میں ایک قضیے کو تسلیم کر لینے پر دوسرے قضیے کے صدق (ثبوت) یا عدم صدق (نفی) کا حکم ہو............ اگر ثبوت کا حکم ہو تو متصلہ موجبہ............اور اگر نفی کا حکم ہو تو متصلہ سالبہ ہے۔

متصلہ موجبہ کی مثال:۔

ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود، اگر سورج طلوع ہو تو دن موجود ہے،

متصلہ سالبہ کی مثال:۔

لیس البتۃ اذاما کانت الشمس طالعۃ کان اللیل موجوداً (ایسا نہیں کہ جب بھی سورج طلوع ہو تو رات موجود ہو)

متصلہ کی قسمیں:۔

متصلہ کی دو قسمیں ہیں..........

(۱)........... لزومیہ (۲)........... اتفاقیہ

متصلہ لزومیہ:۔

متصلہ لزومیہ وہ قضیہ شرطیہ ہے.......... کہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے ہو خواہ علاقہ علیت کا ہو یا تضایف کا ہو۔

علاقہ علیت کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱)........... مقدم، علت ہو تالی کیلئے.......... جیسے "ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود" (کہ اس میں طلوع شمس علت ہے وجود نہار کی)

(۲)........... تالی، علت ہو مقدم کیلئے.......... جیسے" ان کان النھار موجوداً فالشمس طالعۃ"

(۳)........... مقدم اور تالی دونوں کیلئے کوئی تیسری چیز علت ہو اور یہ دونوں اس کے معلول ہوں.......... جیسے" ان کان النھار موجوداً فالعالم مضیئی"

اس میں دن کا موجود ہونا مقدم ہے اور عالم کا روشن ہونا تالی ہے اور سورج کا طلوع ہونا ان دونوں کیلئے علت ہے..........

اور علاقہ تضایف کا مطلب یہ ہے کہ مقدم اور تالی میں سے ہر ایک دوسرے پر

موقوف ہو..........جیسے ان کان زید أبا لعمرو وکان عمرو ابنہ..........
اس میں زید کا باپ ہونا موقوف ہے عمرو کے اس کا بیٹا ہونے پر اور عمرو کا بیٹا ہونا موقوف ہے زید کے اس کا باپ ہونے پر۔

متصلہ اتفاقیہ:۔

متصلہ اتفاقیہ وہ قضیہ شرطیہ ہے..........کہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ یہ دونوں اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں..........جیسے" ان کان الانسان ناطقاً فالحمار ناهق" اس میں انسان کے ناطق ہونے اور گدھے کے ناھق ہونے میں کوئی علاقہ نہیں بلکہ اتفاقی بات ہے کہ انسان ناطق ہے اور گدھا ناھق ہے۔

﴿شرطیہ منفصلہ اور اسکی اقسام﴾

شرطیہ منفصلہ:۔

شرطیہ منفصلہ وہ قضیہ شرطیہ ہے..........جس میں مقدم وتالی کے درمیان جدائی کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو..........

منفصلہ کی تین قسمیں ہیں..........

(۱).......... حقیقیہ

(۲).......... مانعة الجمع

(۳).......... مانعة الخلو

منفصلہ حقیقیۃ:۔

منفصلہ حقیقیۃ وہ قضیہ منفصلہ ہے..........جس میں مقدم وتالی کے درمیان

جدائی کا حکم صدق اور کذب دونوں میں ہو، یعنی نہ دونوں ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہوں اور نہ ایک ساتھ اُٹھ سکتے ہوں، جیسے اما ان یکون ھذا العدد زوجا أو فردًا

منفصلہ مانعۃ الجمع:۔

منفصلہ مانعۃ الجمع وہ قضیہ منفصلہ ہے.......... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کا حکم صرف صدق میں ہو یعنی دونوں ایک ساتھ جمع نہ ہو سکتے ہوں بے شک اُٹھ سکتے ہوں، جیسے اما ان یکون ھذا الشئی شجرًا او حجرًا

منفصلہ مانعۃ الخلو:۔

منفصلہ مانعۃ الخلو وہ قضیہ منفصلہ ہے.......... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کا حکم صرف کذب میں ہو یعنی دونوں ایک ساتھ اُٹھ نہ سکتے ہوں خواہ جمع ہو جائیں.......... جیسے "اما ان یکون زید فی البحر او لا یغرق" زید یا تو دریا میں ہوگا یا نہ ڈوبے گا.......... پس یہ دونوں اُٹھ نہیں سکتے کہ زید دریا میں بھی نہ ہو اور ڈوب بھی جائے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ زید دریا میں ہو اور نہ ڈوبے بلکہ تیر رہا ہو

﴿منفصلہ کی مزید اقسام﴾

شرطیہ منفصلہ کی مذکورہ تین قسموں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔

(۱).......... عنادیہ (۲).......... اتفاقیہ

منفصلہ عنادیہ:۔

منفصلہ عنادیہ وہ قضیہ منفصلہ ہے.......... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان انفصال (جدائی) کا حکم ان دونوں کی ذات کی وجہ سے ہو (یعنی مقدم اور تالی کی ذات ایک

دوسرے سے جدا ہونے کا تقاضہ کرے) جیسے اَلعدد ام زوج او فرد کہ اسمیں العدد زوج مقدم اور ''العدد فرد'' تالی ہے ان دونوں کی ذات ایک دوسرے سے جدائی کا تقاضہ کرتی ہے۔

منفصلہ اتفاقیہ:۔

منفصلہ اتفاقیہ وہ قضیہ منفصلہ ہے.......... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کا حکم ان دونوں کی ذات کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً جدائی ہوگئی ہو جیسے ایک شخص کالا ہے اور کاتب نہیں ہے تو اسکے بارے میں کہا جائے'' ھذا الرجل اما یکون اسود او کاتباً''یعنی یہ نہیں کہ کالا بھی ہو اور کاتب بھی ہو۔ تو اس مثال میں کاتب اور کالا ہونے میں جدائی کا جو حکم لگایا گیا ہے وہ ان دونوں کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ اتفاقاً ایسا ہوگیا ہے

سوالات

ذیل کے لکھے ہوئے قضیوں میں بتاؤ کہ ہر قضیہ کون سی قسم کا ہے؟............ شرطیہ یا حملیہ؟............ اور شرطیہ کی کون سی قسم ہے، متصلہ یا منفصلہ؟............ اور اسی طرح حملیہ اور متصلہ و منفصلہ کی کون سی قسم ہے؟............

(۱) اگر یہ شئے گھوڑا ہے تو جسم ضرور ہوگی (۲) اگر گھوڑا ہنہنانے والا ہے تو انسان جسم ہے

(۳) یہ شئے یا تو جاندار ہے یا سفید ہے (۴) زید عالم یا جاہل ہے۔

(۵) یہ شئے گھوڑا ہے یا گدھا ہے (۶) عمرو بولتا ہے یا گونگا ہے

(۷) بکر شاعر ہے یا کاتب ہے۔ (۸) زید گھر میں ہے یا مسجد میں

(۹) خالد بیمار ہے یا تندرست ہے (۱۰) زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے

(۱۱) آدمی نیک بخت ہے یا بد بخت ہے (۱۲) اگر وضو کرو گے تو نماز صحیح ہوگی

(۱۳) اگر سورج نکلے گا تو زمین روشن ہوگی

(۱۴) یہ بات نہیں ہے کہ اگر رات ہوگی تو سورج نکلا ہوگا

(۱۵) اگر ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کروگے تو جنت میں جاؤ گے

............سبق (۳) سوم............

﴿تناقض کا بیان﴾

تناقض کا معنی ہے ایک دوسرے کی نقیض (ضد) ہونا............منطقیوں کی اصطلاح میں تناقض کا معنی ہے دوقضیوں کا ایجاب وسلب کے لحاظ سے اس طرح مختلف ہونا کہ اگران میں سے کسی ایک کوصادق مانا جائے تو دوسرا کاذب ہو............جیسے ''زید قائمزید لیس بقائم''۔

تناقض کی شرطیں:۔

تناقض کے پائے جانے کی چند شرطیں ہیں............

(۱)............ دونوں قضیوں کا ایجاب وسلب میں مختلف ہونا............یعنی اگرایک قضیہ موجبہ ہےتو دوسرا قضیہ سالبہ ہو............اگر دونوں موجبہ ہوں یا دونوں سالبہ ہوں تو تناقض نہ ہوگا............

(۲)............ اگر دونوں قضیے محصورہ ہوں تو کلیہ اور جزئیہ ہونے میں مختلف ہونا اگر دونوں کلیہ ہوں یا دونوں جزئیہ ہوں تو تناقض نہ ہوگا۔

(۳)............ اگر دونوں قضیے موجہہ ہوں تو دونوں کا جہت میں مختلف ہونا ....اگر دونوں کی جہت ایک ہو............مثلاً دونوں میں ''بالضرورۃ'' یا ''بالدوام'' یا ''بالفعل'' یا ''بالامکان العام'' کی جہت لگی ہوئی ہے تو تناقض نہ ہوگا............

(۴)............ دونوں قضیے آٹھ چیزوں میں متحد ہوں۔ جن کو وحدات ثمانیہ کہتے ہیں یعنی دومخصوصہ قضیوں میں تناقض کے پائے جانے کی شرط یہ ہے کہ یہ دونوں قضیے آٹھ

چیزوں میں متفق ہوں ان کو وحدات ثمانیہ کہتے ہیں۔

(۱) .... وحدت موضوع (۲) .... وحدت محمول

(۳) .... وحدت مکان (۴) .... وحدت زمان

(۵) .... وحدت شرط (۶) .... وحدت جزء وکل

(۷) .... وحدت اضافت (۸) .... وحدت قوت وفعل

(۱)........... وحدت موضوع:۔

یعنی دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہو........... جیسے **زید قائم اور زید لیس بقائم**

(۲)........... وحدت محمول:۔

یعنی دو قضیوں کا محمول ایک ہو........... جیسے **زید کاتب ،زید لیس بکاتب**

(۳)........... وحدت مکان:۔

یعنی دونوں قضیوں میں حکم کا مکان ایک ہو........... جیسے **زید جالس فی المسجد زید لیس بجالس فی المسجد .**

(۴)........... وحدت زمان:۔

یعنی دونوں قضیوں میں حکم کا زمانہ ایک ہو........... جیسے **زید نائم فی اللیل زید لیس بنائم فی اللیل .**

(۵)........... وحدت شرط:۔

یعنی دونوں قضیوں میں حکم کی شرط ایک ہو........... جیسے **زید متحرك الاصابع ان کا ن کاتبا ، زید لیس بمتحرك الاصابع ان کا ن کاتبا**

(۶)........... وحدت جزء وکل:۔

یعنی دونوں قضیوں میں حکم یا کل افراد پر ہو یا بعض افراد پر ہو............ جیسے

الزنجی اسود ای بعضه ، الزنجی لیس باسود ای بعضه .

(۷)............وحدت اضافت :۔

یعنی دونوں قضیوں میں نسبت ایک ہی شئے کی طرف ہو............ جیسے زید اب

لعمرو زید لیس بِاَبٍ لعمرٍو . اگر نسبت بدل گئی تو تناقض نہ ہوگا............ مثلاً کہا

جائے زید لیس بِأَبٍ لبکرٍ ....

(۸)............وحدت قوت وفعل :۔

یعنی دونوں قضیوں میں حکم یا "بالقوۃ" ہو یا بالفعل۔ حکم بالقوۃ کا مطلب یہ

ہے کہ محمول میں موضوع کیلئے ثابت ہونے کی صلاحیت ہے اور حکم بالفعل کا مطلب یہ ہے

کہ محمول موضوع کیلئے اسی وقت ثابت ہے............ جیسے "الخمر فی الدن مسکر ای

بالقوۃ" (یعنی مٹکے میں جو شراب ہے اس میں نشہ لانے کی استعداد ہے)

اور "الخمر فی الدن لیس بمسکر ای بالقوۃ" (مٹکے میں جو شراب ہے اس میں نشہ

لانے کی صلاحیت نہیں ہے)

﴿سوالات﴾

تناقض کی تعریف کریں اور اسکی شرطیں بتلائیں............

قضیہ شخصیہ، قضیہ محصورہ اور قضیہ موجہہ میں تناقض کب ہوگا؟............

اور اس کیلئے کیا شرائط ہیں،؟............

موجبہ کلیہ اور سالبہ کلیہ کی نقیض کیا ہوگی؟............

قضایا ذیل کی نقیضیں بتاؤ............ اور جو دو قضیئے یکجا لکھے گئے ہیں ان میں

تمہارے نزدیک تناقض ہے یا نہیں؟..........اگر نہیں تو کونسی شرط نہیں

(۱) کل فرس حیوان
(۲) بعض الحیوان غنم
(۳) لا شئی من الانسان بشجر
(۴) عمرو فی المسجد
(۵) عمرو لیس فی الدار
(۶) بکر ابن زید لا ابن عمرو
(۷) بعض الحیوان لیس بحمار
(۸) بعض الغنم ابیض
(۹) بعض الابیض حیوان
(۱۰) بعض الانسان کاتب
(۱۱) زید لا ینام فی النھار بل ینام فی اللیل
(۱۲) کل فرنجی ابیض کل فرنجی لیس با بیض

سبق (۴) چہارم............

﴿عکس مستوی﴾

عکس مستوی:۔

عکس مستوی کا مطلب یہ ہے............ کہ قضیہ کے جزء اول کو جزء ثانی بنا دینا ....اور جزء ثانی کو جزء اول بنا دینا ،اس طرح کہ قضیہ کا صدق وکذب اور ایجاب وسلب اپنی حالت پر برقرار رہے............جیسے ''کل انسان حیوان '' کہ جب ہم نے اس کے عکس کا ارادہ کیا تو یوں کہا''بعض الحیوان انسان ''

کونسے قضیے کا کیا عکس آتا ہے:۔

(۱)............ موجبہ خواہ کلیہ ہو خواہ جزئیہ ہو دونوں کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے............

موجبہ کلیہ کی مثال............جیسے '' کل انسان حیوان'' کا عکس ہے'' بعض الحیوان انسان، اور موجبہ جزئیہ کا عکس بھی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے............جیسے بعض الحیوان انسان کا عکس ہے بعض الانسان حیوان .

(۲)............ سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہی آتا ہے............جیسے لا شیء من الانسان بحجر اس کا عکس ہے لا شئی من الحجر بانسا ن .

(۳)............ سالبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا مثلاً بعض الحیوان لیس بانسان یہ صحیح ہے............اور اس کا عکس '' بعض الانسان لیس بحیوان'' کاذب ہے کیونکہ ہر

انسان حیوان ہوتا ہے۔

﴿سوالات﴾

قضایا ذیل کا عکس کاغذ پر لکھو..........

(١) کل انسان جسم
(٢) لا شئی من الحمار بلا حیوان
(٣) لا شئی من الفرس بعاقل
(٤) کل حریص ذلیل
(٥) کل قناع عزیز
(٦) کل مُصَلٍّ ساجد
(٧) کل مسلم موحد
(٨) بعض المسلم غیر مُصَل
(٩) بعض المسلم صائم
(١٠) بعض المسلم مُصَلٍّ

............سبق (٥) پنجم............

﴿حجت اور دلیل کا بیان﴾

حجت:۔

حجت ان معلومات تصدیقیہ کو کہتے ہیں..........جن کو ترتیب دینے سے نامعلوم تصدیق حاصل ہو..........حجت کو دلیل بھی کہتے ہیں مثلاً "العالم متغیر وکل متغیر حادث"، یہ معلومات تصدیقیہ ہیں ان کو ترتیب دینے سے ایک نامعلوم تصدیق حاصل ہوگئی یعنی عالم حادث ہے۔

حجت و دلیل کی قسمیں:۔

حجت کی تین قسمیں ہیں..........

(١)..........قیاس (٢)..........استقرا (٣)..........تمثیل

قیاس:۔

وہ قول ہے جو ایسے قضایا سے مرکب ہو جن کو مان لینے سے ایک اور قضیہ ماننا پڑے اور یہ تیسرا قضیہ جس کو مانا جائے گا قیاس کا نتیجہ کہلاتا ہے............ جیسے **العالم متغیر وکل متغیر حادث** یہ دو قضیے ہیں جن سے قیاس مرکب ہے ان کو مان لینے سے تیسرا قضیہ یعنی **العالم حادث** کا ماننا ضروری ہے۔

﴿قیاس کی اقسام﴾

قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاس استثنائی، قیاس اقترانی۔

قیاس استثنائی:۔

وہ قیاس ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے ان میں سے پہلا قضیہ شرطیہ ہو اور دوسرا قضیہ حملیہ ہو اور دونوں کے درمیان لیکن بھی آئے اور اس میں نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض مذکور ہو............ جیسے "**ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود لكن الشمس طالعة فالنهار موجود**" اس میں **فالنهار موجود** نتیجہ ہے جو قیاس میں تالی کی جگہ میں موجود ہے، اور اگر اس مثال میں کہا جائے ' **لكن النهار ليس بموجود**

تو نتیجہ نکلے گا" **فالشمس ليست بطالعة**" اس میں "**فالشمس ليست بطالعة**' نتیجہ ہے یہ قیاس میں مذکور نہیں بلکہ اس کی نقیض " **الشمس طالعة**" موجود ہے جو مقدم کی جگہ مذکور ہے............

قیاس اقترانی:۔

وہ قیاس ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے اور اس میں نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض مذکور نہ ہو اور دونوں قضیوں کے درمیان حرفِ لیکن، اِلّا، اور "بَلْ" نہ آئے۔

فائدہ..........صغریٰ ، کبریٰ ، حد اوسط ، اصغر و اکبر کا بیان.......... قیاس کی ترکیب جن قضیوں سے ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک کو مقدمہ کہتے ہیں۔

صغریٰ و کبریٰ:۔

قیاس کے پہلے قضیے کو صغریٰ اور دوسرے قضیے کو کبریٰ کہتے ہیں۔

حد اوسط:۔

صغریٰ اور کبریٰ کے درمیان جو چیز مکرر ہوتی ہے اس کو حد اوسط کہتے ہیں۔

نتیجہ و اصغر و اکبر:۔

تیسرے قضیے کو نتیجہ کہتے ہیں نتیجے کے موضوع کو اصغر اور اسکے محمول کو اکبر کہتے ہیں

قیاس کی شکل:۔

حد اوسط کو اصغر اور اکبر کے پاس رکھنے سے قیاس کو جو ہیئت لاحق ہوتی ہے اس کو شکل کہتے ہیں۔ شکلیں کل چار ہیں جن کو اشکال اربعہ کہتے ہیں۔

شکل اول:۔

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغری میں محمول ہو اور کبری میں موضوع ہو جیسے ''العالم متغیر و کل متغیر حادث'' نتیجہ نکلے گا ''فالعالم حادث'' اس میں متغیر حد اوسط ہے جو صغری میں محمول اور کبری میں موضوع ہے۔

شکل ثانی:۔

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط، صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو، جیسے، کل انسان حیوان ولاشیء من الحجر بحیوان' نتیجہ نکلے گا' ولاشیء من الانسان بحجر

شکل ثالث:۔

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط، صغرٰی اور کبرٰی دونوں میں موضوع ہو..........

جیسے "کل انسان حیوان وبعض الانسان کاتب" نتیجہ نکلے گا "بعض الحیوان کاتب"

شکل رابع:

وہ شکل ہے جس میں حداوسط صغریٰ میں موضوع ہو اور کبریٰ میں محمول ہو (یعنی شکل اول کے برعکس ہو)............ جیسے "کل انسان حیوان وبعض الکاتب انسان" نتیجہ نکلے گا" بعض الحیوان کاتب"

نتیجہ نکالنے کا طریقہ:

ان چاروں شکلوں میں نتیجہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ حداوسط جو کہ صغریٰ و کبریٰ میں مکرر ہے اس کو گرادیں، اس کے گرانے کے بعد جو بچے وہ نتیجہ ہے۔

سوالات

ذیل میں چند قیاس لکھے جاتے ہیں............ ان میں اصغر اور اکبر و حد اوسط وصغریٰ و کبریٰ کو پہچان کر بتاؤ اور نتائج بھی بتاؤ............

(۱)............ ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق جسم ہے............

(۲)............ ہر انسان جاندار ہے اور کوئی جاندار پتھر نہیں............

(۳)............ بعض جاندار گھوڑے ہیں اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے............

(۴)............ بعض مسلمان نمازی ہیں اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے............

(۵)............ بعض مسلمان داڑھی منڈانے والے ہیں اور کوئی داڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا

(۶)............ ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے اور ہر سجدہ کرنیوالا اللہ کا مطیع ہے

سبق (۶) ششم

اشکال اربعہ کی ضروب منتجہ اور شرائط انتاج

ہر شکل میں بطور احتمال سولہ ضربیں ہیں جو صغری اور کبری کے ملنے سے حاصل ہوتی ہیں جسکی صورت یہ ہے کہ صغری کی ہر ایک قسم کے ساتھ کبری کی چاروں اقسام کو ملایا جائے............

مثلاً صغری موجبہ کلیہ ہو اور اس کے ساتھ کبری موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کو ملایا جائے تو چار ضربیں حاصل ہونگی............

اسی طرح چاروں صغری میں سے ایک ایک کے ساتھ چاروں کبری کو ملانے سے چار چار ضربیں حاصل ہو کر سولہ ضربیں حاصل ہونگی، لیکن ہر شکل میں نتیجہ دینے کی کچھ شرطیں ہیں، جسکی وجہ سے تمام ضربیں نتیجہ نہیں دیتیں............

کچھ ساقط ہو جاتی ہیں، کچھ باقی رہتی ہیں، ہم یہاں پر ہر ایک شکل کی شرطیں اور ضروب منتجہ مع امثلہ ذکر کرتے ہیں............

شرائط اور ضروب منتجہ شکل اول

اس شکل کی دو شرطیں ہیں............

۱............صغری موجبہ ہو خواہ موجبہ کلیہ یا موجبہ جزئیہ

۲............کبری کلیہ ہو خواہ موجبہ کلیہ یا سالبہ کلیہ۔

اس شکل کی ضروب منتجہ چار ہیں باقی بارہ ضروب غیر منتج ہیں ان میں سے آٹھ ضربیں شرط اول کے نہ پائے جانے کے سبب سے اور چار ضربیں شرط ثانی کے نہ پائے

جانے کے سبب سے غیر منتج ہیں..........

ضروبِ منتجہ:۔

	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال	نتیجہ
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	کل انسان حیوان، وکل حیوان جسم	فکل انسان جسم
۲	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	کل انسان حیوان، ولاشیء من الحیوان بحجر	ولا شیء من الانسان بحجر
۳	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	بعض الحیوان فرس، وکل فرس صاهل	بعض الحیوان صاهل
۴	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض الحیوان ناطق ولا شیء من الناطق بناهق	بعض الحیوان لیس بناهق

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط اول (ایجاب صغریٰ)

	صغریٰ		کبریٰ	
۱	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ کلیہ
۲	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۳	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ کلیہ
۴	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۵	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ کلیہ
۶	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۷	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ کلیہ
۸	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط ثانی (کلیت کبریٰ)

	صغریٰ		کبریٰ	
۱	صغریٰ	موجبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۲	صغریٰ	موجبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۳	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۴	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ

شکل ثانی کے منتج ہونے کی شرائط:۔

اس شکل کی شرطیں بھی دو ہیں ....

۱.......... صغریٰ و کبریٰ کا ایجاب وسلب میں مختلف ہونا،

۲.......... اور کبریٰ کا کلیہ ہونا،

اس شکل میں سولہ (۱۶) ضروب محتملہ میں سے چار (۴) ضروب نتیجہ بخش ہیں اور باقی بارہ (۱۲) ضروب نتیجہ بخش نہیں ان میں سے آٹھ (۸) ضربیں شرط اول کے نہ پائے جانے کے سبب اور چار (۴) ضربیں شرط ثانی نہ پائے جانے کے سبب نتیجہ بخش نہیں

ضروب منتجہ:۔

/	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	کل انسان حیوان، ولا شیء من الحجر بحیوان، ولا شیء من الانسان بحجر
۲	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	ولا شیء من الحجر بحیوان، و کل انسان حیوان ولا شیء من الحجر بانسان
۳	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض الحیوان انسان، ولا شیء من الحجر بانسان، بعض الحیوان لیس بحجر
۴	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض الحیوان لیس بانسان، و کل ناطق انسان، بعض الحیوان لیس بناطق

نوٹ:۔

شکل ثانی میں نتیجہ ہمیشہ سالبہ آتا ہے............

دو صورتوں میں سالبہ کلیہ...........

اور دو صورتوں میں سالبہ جزئیہ.........

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط اول:۔

یعنی صغریٰ و کبریٰ کا ایجاب وسلب کے لحاظ سے مختلف ہونا..........

	صغریٰ		کبریٰ	
۱	صغریٰ	موجبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ کلیہ
۲	صغریٰ	موجبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۳	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ کلیہ
۴	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۵	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ کلیہ
۶	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۷	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ کلیہ
۸	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط ثانی (کلیت کبریٰ)

	صغریٰ		کبریٰ	
۱	صغریٰ	موجبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۲	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۳	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۴	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ

شکل ثالث کے منتج ہونے کی شرائط

اس شکل کی بھی دو شرطیں ہیں.........

۱.......... صغری کا موجبہ ہونا

۲.......... صغری و کبری میں سے ایک کا کلیہ ہونا

اس شکل میں سولہ ضروب محتملہ میں سے چھ ضروب نتیجہ منتج اور باقی دس ضروب غیر منتج ہیں..........

ان میں سے آٹھ ضربیں شرط اول کے نہ پائے جانے کے سبب اور دو ضربیں شرط ثانی کے نہ پائے جانے کے سبب نتیجہ بخش نہیں..........

ضروب منتجہ:۔

	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	کل انسان حیوان، و کل انسان ناطق، بعض الحیوان ناطق،
۲	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	کل انسان حیوان، ولا شیء من الانسان بحجر، بعض الحیوان لیس بحجر
۳	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	کل انسان حیوان،بعض الانسان کاتب، بعض الحیوان کاتب
۴	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	کل انسان حیوان،بعض الانسان لیس بکاتب،بعض الحیوان لیس بکاتب
۵	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	بعض الحیوان انسان، و کل حیوان جسم بعض الانسان جسم
٦	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض الانسان حیوان،ولا شیء من الحیوان بحجر بعض الانسان لیس بحجر

اس شکل کا نتیجہ ہمیشہ جزئیہ ہوتا ہے تین ضربوں میں موجبہ جزئیہ اور تین ضربوں میں سالبہ جزئیہ.........

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط اول (صغریٰ کا موجبہ ہونا)

	صغریٰ		کبریٰ	
۱	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ کلیہ
۲	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۳	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ کلیہ
۴	صغریٰ	سالبہ کلیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۵	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ کلیہ
۶	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ
۷	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ کلیہ
۸	صغریٰ	سالبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط ثانی (کلیة احدهما)

	صغریٰ		کبریٰ	
۱	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	سالبہ جزئیہ
۲	صغریٰ	موجبہ جزئیہ	کبریٰ	موجبہ جزئیہ

شکل رابع کے منتج ہونے کی شرائط:۔

اس کے نتیجہ دینے کی شرطیں دو قسم کی ہیں............

ان میں سے ایک قسم کی شرط کا پایا جانا ضروری ہے............ اگر دونوں پائی جائیں تب بھی حرج نہیں۔

قسم اول:۔

ا۔ دونوں مقدموں (صغریٰ، کبریٰ) کا موجبہ ہونا۔

۲۔ صغریٰ کا کلیہ ہونا............ یا............

قسم ثانی:۔

ا۔ دونوں قضیوں کا ایجاب وسلب میں مختلف ہونا۔

۲۔ دونوں میں سے ایک کا کلیہ ہونا۔

اس شکل میں سولہ (۱۶) ضروب محتملہ میں سے آٹھ (۸) ضروب منتج............ اور باقی آٹھ (۸) ضروب غیر منتج ہیں............

ضروب منتجہ باعتبار شرط اول:۔

	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	کل انسان ناطق، وکل کاتب انسان، بعض الناطق کاتب......
۲	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	کل انسان ناطق،بعض الحیوان انسان،بعض الناطق حیوان......
۳	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	لا شیء من الانسان بحجر، و کل ناطق انسان،ولاشئی من الحجر بناطق......
۴	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	کل انسان ناطق،ولا شیء من الحجر بانسان ، بعض الناطق لیس بحجر ......
۵	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض الحیوان انسان،ولاشیء من الحجر بحیوان،بعض الانسان لیس بحجر......
۶	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض الحیوان لیس بانسان،وکل فرس حیوان،بعض الانسان لیس بفرس......
۷	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	کل انسان حیوان ، وبعض الحجر لیس بانسان،بعض الحیوان لیس بحجر......
۸	سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	لاشیء من الفرس بانسان،و بعض الصاهل فرس، بعض الانسان لیس بصاهل......

............سبق (۷) ہفتم............

استقراء کا بیان:۔

استقراء کا معنی ہے تلاش کرنا..........اور منطقیوں کی اصطلاح میں امر جزئی کا حکم کلی پر لگانا استقراء کہلاتا ہے..........

استقراء کی دو قسمیں ہیں..........

(۱).......... استقراء تام

(۲).......... استقراء ناقص

استقراءِ تام:۔

استقراءِ تام یہ ہے کہ تمام جزئیات کے حکم سے کلی کے حکم پر استدلال کیا جائے ،استقراءِ تام یقین کا فائدہ دیتا ہے۔

استقراءِ ناقص:۔

استقراءِ ناقص یہ ہے کہ اکثر جزئیات کے حکم سے کلی کے حکم پر استدلال کیا جائے..........جیسے "کل حیوان یحرك فکه الاسفل عندالمضغ" (ہر حیوان چبانے کے وقت نیچے کا جبڑا ہلاتا ہے) چونکہ حیوان کے اکثر افراد مثلاً گھوڑا، گدھا، بیل، اونٹ وغیرہ نیچے کا جبڑا ہلاتے ہیں..........اس لئے ان کو دیکھ کر کلی حکم لگا دیا کہ حیوان کے سب افراد ایسا کرتے ہیں حالانکہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے چنانچہ مگرمچھ چبانے کے وقت اوپر کا جبڑا ہلاتا ہے..........

﴿تمثیل کا بیان﴾

تمثیل کا لغوی معنیٰ:۔

عزیزو.........تمثیل کا لغوی معنی ہے مثال بیان کرنا...........

تمثیل کا اصطلاحی معنیٰ:۔

اور منطقیوں کی اصطلاح میں تمثیل کا معنی ہے ایک جزئی کا حکم دوسری جزئی میں ثابت کرنا کسی مشترک علت کی وجہ سے...........یعنی ایک جزئی میں کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے پایا جاتا ہے اور وہی علت دوسری جزئی میں بھی پائی جاتی ہے تو پہلی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں جاری کر دیا جائے...........

مثلاً شراب ایک جزئی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اسکا پینا حرام ہے...........اور اسکی علت نشہ آور ہونا ہے اس کے بعد ہم نے غور کیا کہ نشہ کی یہ علت بھنگ میں بھی پائی جاتی ہے اس لئے ہم نے شراب کا حکم یعنی حرمت والا حکم بھنگ میں بھی جاری کر دیا...........اور کہا کہ یہ بھنگ بھی شراب کی طرح حرام ہے...........

اور تمثیل میں چار چیزوں کا لحاظ ہوتا ہے...........

(۱)...........وہ جزئی، جس کا حکم دوسری جزئی میں جاری کیا گیا ہے اس کو اصل اور مقیس علیہ کہتے ہیں...........

(۲)...........وہ جزئی، جس پر اصل کا حکم جاری کیا گیا ہے اس کو مقیس کہتے ہیں

(۳)...........وہ علت...........جو مقیس علیہ اور مقیس میں مشترک ہے...........

(۴)............ وہ حکم .... جس کو دوسری جزئی میں جاری کیا گیا ہے مثلاً مثال مذکور میں شراب مقیس علیہ ہے اور بھنگ مقیس ہے اور نشہ علت ہے اور حرام ہونا حکم ہے

﴿سوالات﴾

(۱)............ استقراء اور تمثیل کی تعریف کریں

(۲)............ اور ان دونوں میں جو فرق ہے اسکو واضح کریں۔

(۳)............ استقراء کی اقسام اور ہر ایک کا حکم بیان کریں۔

(۴)............ تمثیل میں کتنی چیزوں کا لحاظ ضروری ہے مثال سے وضاحت کریں

(۵)............ اپنی طرف سے استقراء اور تمثیل کی کم از کم تین تین مثالیں بیان کریں

﴿مادۂ قیاس (صناعات خمسہ) کا بیان﴾

جاننا چاہیئے کہ ہر قیاس کی ایک صورت ہے اور ایک مادہ یعنی قیاس ان دونوں سے مرکب ہوتا ہے۔

صورت قیاس:۔

وہ ہیئت ہے جو مقدمات کو ترتیب دینے اور بعض مقدمات کو بعض کے پاس رکھنے سے حاصل ہوتی ہے جیسے اشکال اربعہ کے مقدمات کی ترتیب اور باہمی ساخت کی صورتیں آپ نے ماقبل میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

مادۂ قیاس:۔

مادہ قیاس وہ مقدمات ہیں جن سے قیاس مرکب ہوتا ہے یعنی صغری، کبری جیسے "کل انسان ناطق و کل ناطق حیوان" کہ ان دونوں مقدموں کی ترتیب سے جو شکل اول حاصل ہوئی ہے وہ قیاس کا مادہ ہے............ اور صغری کبری میں سے ہر ایک مقدمہ انفرادی

طور پر قیاس کا مادہ ہے.......... اب تک قیاس کا جو بیان ہوا یعنی اشکال اربعہ اور نتائج کی شرائط کا بیان وہ صورت کے اعتبار سے تھا.......... مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں جن کو صناعات خمسہ کہا جاتا ہے

(۱).......... قیاس برہانی (۲).......... قیاس جدلی

(۳).......... قیاس خطابی (۴).......... قیاس شعری

(۵).......... قیاس سفسطی۔

قیاس برہانی:۔

قیاس برہانی وہ قیاس ہے.......... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو یقین کا فائدہ دیتے ہوں خواہ وہ بدیہیات ہوں خواہ نظریات.......... اس کی دو قسمیں ہیں

(۱).......... برہان لمی (۲).......... اور برہان انی

برہان لمی:۔

برہان لمی کہتے ہیں.......... حکم کو اس کی علت سے ثابت کرنا جیسے آگ دیکھ کر دھواں ثابت کرنا اس میں آگ علت ہے اس سے دھواں کو ثابت کیا جاتا ہے۔

برہان انی:۔

برہان انی کہتے ہیں.......... حکم کو اسکی علامت سے ثابت کرنا جیسے دھواں دیکھ کر آگ کو ثابت کیا جائے اس میں دھواں آگ کے لئے علامت ہے جس کو دیکھ کر آگ کو ثابت کیا جاتا ہے برہان کی یہ دونوں قسمیں حد اوسط کے اعتبار سے ہیں۔

برہان لمی کی اقسام:۔

(۱).......... اولیات ، (۲).......... مشاہدات

(۳)........... مجربات (۴)........... حدسیات

(۵)........... متواترات (۶)........... فطریات

(۱) اولیات:۔

وہ قضایا ہیں کہ موضوع ومحمول کے صرف ذہن میں آنے سے عقل ان کو تسلیم کر لے........... جیسے "الکل اعظم من الجزء" (کہ کل جزء سے بڑا ہوتا ہے)

دیکھیے........... کل کا جزء سے بڑا ہونا پہلی توجہ سے ہی معلوم ہو جاتا ہے اس میں صرف موضوع ومحمول اور نسبت کا تصور کرنا پڑتا ہے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

(۲) مشاہدات:۔

مشاہدات وہ قضایا ہیں........... جن کی تصدیق مشاہدہ اور حواس کے ذریعے ہوتی ہے...........

مشاہدات کی دو قسمیں ہیں...........

(۱)........... محسوسات (۲)........... وجدانیات

محسوسات:۔

محسوسات وہ قضایا ہیں........... کہ حواس ظاہرہ میں سے کسی ایک سے انکی تصدیق ہوتی ہو........... جیسے "الشمس مشرقة" (سورج روشن ہے) "النار محرقة" (آگ جلانے والی ہے)

دیکھیے........... کہ آنکھ کے ذریعے سے سورج کے روشن ہونے اور آگ کے جلانے کا حکم لگایا گیا ہے...........

وجدانیات:۔

وجدانیات وہ قضایا ہیں............ کہ حواس باطنہ میں سے کسی ایک سے ان کی تصدیق ہوتی ہو............ جیسے "نحن نعطش ونجوع" (ہمیں بھوک اور پیاس لگتی ہے) اس میں باطنی حواس کے ذریعے سے حکم لگایا گیا ہے۔

(۳) مجربات:۔

مجربات وہ قضایا ہیں............ کہ کئی مرتبہ ایک بات کا مشاہدہ کر کے عقل اس میں حکم لگائے............ جیسے "السقمونیا مسھل للصفراء" (کہ جمال گھوٹہ مسہل ہے) گل بنفشہ زکام کیلئے مفید ہے۔

(۴) حدسیات:۔

حدسیات وہ قضایا ہیں............ جن کی دلیلوں کی طرف ذہن جائے لیکن صغری وکبری کو ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے جیسے کسی کامل مفتی سے پوچھا جائے کہ اگر کنویں میں چوہا گر پڑے تو کتنے ڈول نکالے جائیں تو وہ فوراً جواب دے کہ تیس ڈول نکالنا واجب ہے تو یہ قضیہ کہ تیس ڈول نکالنا واجب ہے حدسی ہے کہ اس مفتی کا ذہن دلیل کی طرف گیا ہے لیکن صغری وکبری کو ملانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

(۵) متواترات:۔

متواترات وہ قضایا ہیں............ جن کو نقل کرنے والے اتنے کثیر لوگ ہوں جس سے یقین پیدا ہو جائے اور ان کے بارے میں یہ احتمال نہ ہو کہ ان سب نے جھوٹ بولنے پر اتفاق کر لیا ہوگا جیسے یہ قضیہ کہ کلکتہ ایک بڑا شہر ہے اسکا یقینی ہونا ایسی خبروں سے معلوم ہوا

ہے کہ ان کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

(۲) فطریات:۔

فطریات وہ قضایا ہیں........... جن کے یقین کرنے کیلئے ایسی دلیل کی ضرورت ہو جو موضوع و محمول اور نسبت کے تصور کے ساتھ ساتھ ذہن میں آئے اور پھر ذہن سے غائب نہ ہو جیسے "الاربعۃ زوج" (چار جفت ہے) کہ اس قضیہ میں جب تمہیں اربعہ اور زوج کے مفہوم کا تصور ہو گیا تو چار کے جفت ہونے کی دلیل بھی تمہارے ذہن میں آ گئی وہ یہ کہ چار کے دو برابر حصے ہوتے ہیں۔

قیاس جدلی:۔

قیاس جدلی وہ قیاس ہے........... جو مقدمات مشہورہ یا کسی فریق کے تسلیم شدہ مقدمات سے بنا ہو خواہ وہ مقدمات صحیح ہوں یا غلط........... جیسے کہا جائے کہ عدل بہتر ہے ظلم بری چیز ہے........... یا جیسے مسلمان کہے کہ بتوں کی پرستش نہیں کرنی چاہئے........... یا ہندو کہے کہ گائے کو ذبح کرنا پاپ ہے اور ہر وہ کام جو پاپ ہو واجب الترک ہے لہذا گائے کا ذبح کرنا واجب الترک ہے........... چونکہ اس کا استعمال اکثر مناظرہ میں ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو شکست دینے کیلئے ایسے مقدمات استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے اس کو جدلی کہتے ہیں۔

قیاس خطابی:۔

قیاس خطابی وہ قیاس ہے........... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کے صحیح ہونے کا گمان غالب ہو اس کا استعمال واعظوں کے وعظ میں بہت ہوتا ہے اس کے ذریعے سے دنیا اور آخرت کے کاموں میں ابھارا جاتا ہے جیسے کہا جائے کہ تجارت میں نفع ہے اور

نفع والی چیز کو اختیار کرنا چاہئے لہذا تجارت کرنی چاہئے.......... یا کہا جائے کہ نماز سے اللہ پاک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور جس کام سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو اس کو ضرور کرنا چاہئے لہذا نماز کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

قیاس شعری:۔

قیاس شعری وہ قیاس ہے.......... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کا منشاء خیال محض ہو خواہ واقع میں صادق ہوں یا کاذب ہوں.......... جیسے کوئی کہے زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے پس زید روشن ہے۔

قیاس سفسطی:۔

قیاس سفسطی وہ قیاس ہے.......... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض وہمی اور جھوٹے ہوں جیسے کہا جائے کہ ہر موجود شئے اشارہ کے قابل ہے اور جو اشارہ کے قابل ہوتی ہے وہ جسم والی ہوتی ہے، پس ہر موجود شئے جسم والی ہوتی ہے یا .... جیسے کوئی گھوڑے کی تصویر کے بارے میں کہے کہ یہ گھوڑا ہے اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے پس یہ ہنہنانے والا ہے

نوٹ:۔

ان صناعات خمسہ میں سے معتبر صرف برہان ہے کیونکہ یہ یقینی مقدمات سے مرکب ہوتا ہے اور یقین کا فائدہ دیتا ہے، باقی اقسام یا تو صرف ظن کا فائدہ دیتی ہیں جیسے قیاس جدلی اور قیاس خطابی، یا وہ ظن کا فائدہ بھی نہیں دیتیں بلکہ خیالی اور وہمی باتوں سے مرکب ہوتی ہیں، جیسے قیاس شعری اور قیاس سفسطی (مغالطہ)۔

﴿ضمیمہ آسان منطق﴾

افراد کے وجود اور عدم وجود کے اعتبار سے کلی کی صورتیں۔

افراد کے وجود اور عدم وجود کے اعتبار سے کلی کی چھ صورتیں ہیں.......... ہر ایک کی تعریف اور مثال ملاحظہ فرمائیں...........

(۱) ایک وہ کلی ہے.......... جسکے افراد کا پایا جانا ممتنع ہو جیسے شریک باری تعالیٰ کہ یہ ایک کلی ہے اس کے افراد کا پایا جانا محال ہے اسی طرح لاشیء، لاممکن اور لاوجود

(۲) دوسری وہ کلی ہے.......... جس کے افراد کا پایا جانا ممکن تو ہو لیکن کوئی فرد پایا نہ جاتا ہو جیسے عنقاء پرندہ یا قوت کا پہاڑ۔

(۳) تیسری وہ کلی ہے.......... جس کا صرف ایک فرد پایا جائے، دوسرے افراد کا پایا جانا ممکن ہو لیکن پائے نہ جاتے ہوں جیسے سورج اور چاند۔

(۴) چوتھی وہ کلی ہے.......... جس کا صرف ایک فرد پایا جائے دوسرے فرد کا پایا جانا ممتنع ہو جیسے واجب الوجود کا مفہوم کہ یہ صرف اللہ پاک کی ذات پر صادق ہے اس کے سوا کوئی دوسرا فرد نہیں پایا جاتا۔

(۵) پانچویں وہ کلی ہے.......... جس کے بہت سے افراد پائے جاتے ہوں لیکن ان کی تعداد مقرر ہو جیسے سات سیارے، قمر، شمس، مریخ، زحل، مشتری، عطارد، زہرہ، وغیرہ ان کو سبعہ سیارہ کہتے ہیں۔

(۶) چھٹی وہ کلی ہے.......... جس کے غیر متناہی افراد پائے جاتے ہوں لیکن ان کی تعداد شمار نہیں کی جاسکتی جیسے اللہ پاک کی معلومات۔

خاصہ کی تعریف:۔

خاصہ وہ کلی عرضی ہے.......... جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو لیکن ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے ''ضـــاحك''، انسان کا خاصہ ہے کہ انسان ہی کے افراد کے ساتھ خاص ہے دوسری حقیقت کے افراد میں نہیں پایا جاتا۔

خاصہ کی دو قسمیں ہیں..........

(۱).......... خاصہ شاملہ (۲).......... خاصہ غیر شاملہ

خاصہ شاملہ:۔

خاصہ شاملہ وہ ہے.......... جو حقیقت کے تمام افراد میں پایا جائے جیسے کاتب بالقوۃ جو انسان کے تمام افراد میں پایا جاتا ہے کیونکہ انسان کے ہر فرد میں کاتب ہونے کی صلاحیت ہے۔

خاصہ غیر شاملہ:۔

خاصہ غیر شاملہ وہ ہے.......... جو حقیقت کے تمام افراد میں نہ پایا جائے جیسے کاتب بالفعل کہ یہ انسان کے بعض افراد میں پایا جاتا ہے کیونکہ انسان کا ہر فرد کاتب بالفعل نہیں..........

عرض عام کی تعریف:۔

عرض عام وہ کلی عرضی ہے.......... جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایک حقیقت کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ چند مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق آئے .... جیسے ''مـــاشــی''، انسان کیلئے عرض عام ہے کیونکہ یہ انسان بقر، غنم اور فرس وغیرہ مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق آتا ہے۔

عرض عام کی دو قسمیں ہیں............

(۱)............عرض لازم (۲)............اور عرض مفارق

عرض لازم:۔

عرض لازم وہ عرض عام ہے............جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممتنع ہو اس کی تین قسمیں ہیں............

(۱)............ لازم ماہیت

(۲)............ لازم وجود خارجی

(۳)............ لازم وجود ذہنی

لازم ماہیت:۔

لازم ماہیت وہ عرض لازم ہے............جو ماہیت کو ہر حال میں لازم ہو خواہ ماہیت ذہن میں پائی جائے یا خارج میں جیسے زوجیت (جفت ہونا) اربعہ کیلئے ہر صورت میں لازم ہے خواہ اربعہ کا تصور ذہن میں ہو یا خارج میں اس کا وجود ہو۔

لازم وجود خارجی:۔

لازم وجود خارجی وہ عرض لازم ہے............ جو ماہیت کو لازم ہو اس کے خارج میں پائے جانے کے وقت جیسے جلانا آگ کو لازم ہے وجود خارجی کے وقت کہ آگ اگر خارج میں ہوگی تو جلائیگی ، لیکن اگر صرف اس کا تصور کیا جائے تو نہیں جلائیگی

لازم وجود ذہنی:۔

لازم وجود ذہنی وہ عرض لازم ہے............جو ماہیت کو ذہن میں پائے جانے کے

وقت لازم ہو جیسے کلی ہونا، انسان کو لازم ہے صرف ذہن میں پائے جانے کے وقت، خارج میں انسان کلی نہیں بلکہ کسی نہ کسی جزئی کے ضمن میں پایا جاتا ہے۔

پھر لازم کی دو قسمیں ہیں: لازم بین اور لازم غیر بین

لازم بین:۔

لازم بین وہ لازم ہے.......... جس کے لزوم پر دلیل کی ضرورت نہ ہو (بلکہ لازم وملزوم دونوں کے تصور سے لزوم کا یقین ہو جائے) جیسے فردیت کا ایک کو لازم ہونا اور زوجیت کا دو کے عدد کو لازم ہونا اس پر دلیل دینے کی ضرورت نہیں۔

لازم غیر بین:۔

لازم غیر بین وہ لازم ہے.......... جسکے لزوم پر دلیل کی ضرورت ہو جیسے حدوث کا عالم کو لازم ہونا کہ اس پر دلیل دینے کی ضرورت ہے العالم متغیر وکل متغیر حادث

عرض مفارق:۔

عرض مفارق وہ عرض ہے.......... جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممکن ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں..........

(۱) سریع الزوال یعنی جلدی زائل ہو جائے جیسے شرمندگی کی سرخی، ڈر کی زردی

(۲) بطیئی الزوال یعنی دیر سے زائل ہو جیسے جوانی اور بڑھاپا

قضیہ حملیہ معدولہ کا بیان:۔

کبھی حرف سلب قضیہ کا جزء ہوتا ہے اور کبھی جزء نہیں ہوتا اگر جزء نہ ہو تو قضیہ کو محصلہ کہتے ہیں پیچھے جتنی بھی مثالیں آپ نے پڑھی ہیں وہ سب محصلہ کی ہیں۔

اور اگر حرف سلب قضیہ کا جزء ہو تو اس قضیہ کو معدولہ کہتے ہیں۔ پس قضیہ معدولہ وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب، موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء ہو۔

اقسامِ معدولہ

معدولہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱)............ معدولة الموضوع

(۲)............معدولة المحمول

(۳)............معدولة الطرفين

معدولة الموضوع:۔

معدولة الموضوع" وہ قضیہ ہے............جس میں حرف سلب موضوع کا جزء ہو............جیسے"اللاحی جماد" (اس میں" لا" جو کہ حرف سلب ہے"حی" کا جزء ہے............اور"حی" اور" لا" دونوں مل کر قضیہ کا موضوع ہیں"لا" اپنے اصلی معنٰی یعنی نفی کیلئے نہیں ہے............

معدولة المحمول:۔

معدولة المحمول وہ قضیہ ہے............جس میں حرف سلب، محمول کا جزء ہو جیسے............الجماد لاحيّ ، زيد لا عالم .

معدولة الطرفين:۔

معدولة الطرفين وہ قضیہ ہے............جس میں حرف سلب، موضوع ومحمول دونوں کا جزء ہو جیسے اللاحی لاعالم

﴿موجہات کا بیان﴾

مادة القضیہ اور جہت کا بیان:۔

قضیہ حملیہ میں محمول کی جو نسبت موضوع کی طرف ہوتی ہے اس نسبت کی واقع اور نفس الامر میں کوئی نہ کوئی کیفیت ضرور ہوتی ہے............

وہ کیفیاتِ نفس الامر چھ ہیں...........

(۱)........... کیفیت وجوبی، (۲)...........کیفیت امتناعی،

(۳)...........کیفیت ضروری، (۴)...........کیفیت دائمی،

(۵)...........کیفیت فعلی، (۶)...........کیفیت امکانی،

کیفیت وجوبی:۔

کیفیت وجوبی کا مطلب یہ ہے کہ محمول کا ثبوت یا سلب واجب ہے جیسے اللہ موجود کہ اس میں وجود کا ثبوت اللہ کیلئے واجب ہے اس سے کبھی جدا نہیں ہوسکتا۔

کیفیت امتناعی:۔

کیفیت امتناعی کا مطلب یہ ہے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے محال ہے جیسے ”الکافر لایدخل الجنۃ“ کہا جائے تو اس میں دخول جنت کا ثبوت محال ہے

کیفیت ضروری:۔

کیفیت ضروری کا مطلب یہ ہے کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے جیسے ”الانسان حیوان“ کہ حیوانیت کا ثبوت ضروری ہے۔

کیفیت دائمی:۔

کیفست دائمی کا مطلب یہ ہے............ کہ محمول کا ثبوت یا سلب دائمی ہے اگر چہ

ضروری نہ ہو جیسے الفلك متحرك ای دائماً

کیفیت فعلی :۔

کیفیت فعلی کا مطلب یہ ہے.......... کہ محمول کا ثبوت یا سلب تین زمانوں میں سے کسی نہ کسی زمانہ میں ہے جیسے الانسان ضاحك کہ انسان ہمیشہ نہیں ہنستا مگر کسی نہ کسی زمانہ میں ضرور ہنستا ہے۔

کیفیت امکانی :۔

کیفیت امکانی کا مطلب یہ ہے.......... کہ محمول کا ثبوت وسلب نہ ضروری ہے اور نہ محال ہے بعنوان دیگر نسبت امکانی یہ ہے کہ حکم کی جانب آخر ضروری نہیں ہے

ان تمام کیفیات نفس الامریہ کو " مادة القضیه " کہتے ہیں اوران کیفیات پر دلالت کرنے والے الفاظ کو جہت قضیہ کہتے ہیں۔

پس حاصل یہ نکلا کہ مادة القضیہ ،نسبت محمول کی کیفیت نفس الامریہ کا نام ہے یعنی وجوبی، امتناعی،ضروری، دائمی، فعلی اور امکانی۔

اور جہت ان کیفیات پر دلالت کرنے والے الفاظ کو کہتے ہیں مثلاً..........

" بالوجوب ، بالامتناع ، بالضرورة ، بالدوام ، بالفعل ،بالامکان "

قضیہ موجہہ کی تعریف :۔

موجہہ قضیہ وہ قضیہ ہے.......... جس کے آخر میں جہات مذکورہ میں سے کوئی جہت لگی ہو۔ اور اگر کوئی جہت نہ لگی ہو تو وہ قضیہ مطلقہ کہلاتا ہے۔

قضایا موجہہ کی تعداد :۔

قضایا موجہہ کی تعداد بے شمار ہے لیکن جن سے بحث کی جاتی ہے وہ پندرہ ہیں ان

میں سے آٹھ بسیطہ ہیں اور سات مرکبہ ہیں۔

قضیہ بسیطہ کی تعریف:۔

بسیطہ قضیہ وہ قضیہ موجہہ ہے............ جس میں حکم یا تو صرف ایجاب کا ہو یا صرف سلب کا ہو جیسے الانسان حیوان بالضرورۃ (موجبہ میں) اور الانسان لیس بحجر بالضرورۃ (سالبہ میں) پہلے قضیے میں صرف ایجاب کا حکم ہے اور دوسرے قضیے میں صرف سلب کا حکم ہے۔

قضیہ مرکبہ کی تعریف:۔

مرکبہ قضیہ وہ قضیہ موجہہ ہے............ کہ جس میں ایجاب وسلب دونوں کا حکم ہو ۔اس میں دو قضیے ہوتے ہیں: پہلا صراحۃً ہوتا ہے اور دوسرا اشارۃً۔

ذات موضوع اور وصف موضوع:۔

ذات موضوع اور وصف موضوع............ موضوع کے افراد کو کہتے ہیں اور وصف موضوع یا وصف عنوانی، موضوع کے مفہوم کو کہتے ہیں مثلاً الانسان حیوان بالضرورۃ اس میں انسان جن افراد پر صادق آتا ہے یعنی زید، عمرو، بکر وغیرہ یہ ذات موضوع ہیں اور انسان کا جو مفہوم ہے وہ وصف موضوع یا وصف عنوانی ہے۔

قضایا بسیطہ درج ذیل ہیں

(۱)............ ضروریہ مطلقہ (۲)............ دائمہ مطلقہ

(۳)............ مشروطہ عامہ (۴)............ عرفیہ عامہ

(۵)............ وقتیہ مطلقہ (۶)............ منتشرہ مطلقہ

(۷)............ مطلقہ عامہ (۸)............ ممکنہ عامہ

ضروریہ مطلقہ:۔

ضروریہ مطلقہ یہ وہ قضیہ ہے............ کہ جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے جب تک کہ ذات موضوع موجود ہے جیسے **الانسان حیوان بالضرورة** ....اور "**الانسان لیس بحجر بالضرورة**"

دائمہ مطلقہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے کہ جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب دائمی ہے جب تک کہ ذات موضوع موجود ہو............ جیسے **کل فلك متحرك بالدوام ولا شی من الفلك بساکن بالدّوام۔**

مشروطہ عامہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے کہ جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے جبکہ ذات موضوع متصف ہے وصف عنوانی کیساتھ، جیسے **کل کاتب متحرك الاصابع بالضرورة مادام کاتبا، ولا شی من النائم بمستیقظ بالضرورة مادام نائما**

عرفیہ عامہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب دائمی ہے جب تک کہ ذات موضوع متصف ہو وصف عنوانی کے ساتھ جیسے کل کاتب متحرك الا صابع بالدوام مادام كاتبا ولا شی من النائم بمستيقظ بالدوام مادام نائما .

وقتیہ مطلقہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے ذات موضوع کے وقت معین میں جیسے کل قمر منخسف بالضرورة وقت حيلو لة الارض بينه وبين الشمس ولا شی من القمر بمنخسف بالضرورة وقت التربيع

منتشرہ مطلقہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے ذات موضوع کے وقت غیر معین میں جیسے کل حيوان متنفس بالضرورة وقتا ما ولا شی من الحجر بمتنفس بالضرورة وقتا ما

مطلقہ عامہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے جس میں محمول کے ثبوت یا سلب کا حکم ہو کسی ایک زمانے میں جیسے کل انسان ضاحك بالفعل ولاشی من الانسان بضاحك بالفعل .

ممکنہ عامہ:۔

یہ وہ قضیہ ہے جس میں حکم کی جانب مخالف کی ضرورت کے سلب کا حکم ہو یعنی یہ بتایا جائے کہ حکم کی جانب مخالف ضروری نہیں جیسے کل نار حارة بالامكان العام

اس میں آگ کے حار ہونے کا حکم ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کی جانب مخالف یعنی ٹھنڈا ہونا ضروری نہیں اسی طرح لاشی من النار ببارد بالامکان العام اس میں سلب برورت کا حکم ہے بتایا گیا ہے کہ اس کی جانب مخالف یعنی ٹھنڈا ہونا ضروری نہیں۔

﴿مرکبات کا بیان﴾

مرکبہ کی تعریف:۔

مرکبہ وہ قضیہ ہے.........، جس کی حقیقت ایجاب اور سلب سے مرکب ہو۔ قضیہ کے موجبہ اور سالبہ ہونے میں پہلے جز کا اعتبار ہوتا ہے، اور قضیہ مرکبہ وہ بسیطہ قضیہ ہی ہوتا ہے جس کیساتھ "لادوام ذاتی" یا "لاضرورۃ ذاتی" کی قید لگی ہوتی ہے، "لا دائما" سے مطلقہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور "لاضرورۃ" سے ممکنہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے

مرکبات کی تعداد:۔

مرکبات کی کل سات (۷) قسمیں ہیں جو درجہ ذیل ہیں..........

۱.......... مشروطہ خاصہ　　　۲.......... عرفیہ خاصہ

۳.......... وجودیہ لاضروریہ　　　۴.......... وجودیہ لادائمہ

۵.......... وقتیہ　　　۶.......... منتشرہ

۷.......... ممکنہ خاصہ

۱.......... مشروطہ خاصہ:۔

مشروطہ خاصہ، یہ مشروطہ عامہ ہے..... جو لادوام ذاتی کی قید سے مقید ہو۔ پس اسکی

ترکیب مشروطہ عامہ اور مطلقہ عامہ سے ہوگی، جیسے "بالضرورۃ کل کاتب متحرك الا صابع مادام کاتبا لادائما یعنی لاشیء من الکاتب بمتحرك الاصابع بالفعل.

❁ سالبہ کی مثال:۔

بالضرورۃ لا شی من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا لا دائما یعنی کل کاتب ساکن الاصابع بالفعل .

۲............عرفیہ خاصہ:۔

عرفیہ خاصہ، یہ عرفیہ عامہ ہے............جس میں لادوام ذاتی کی قید ہو جیسے بالدوام کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتبا لادائما یعنی لاشی من الکاتب بساکن الاصابع بالفعل .

❁ سالبہ کی مثال:۔

بالدوام لاشی من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا لادائما یعنی کل کاتب متحرك الاصابع بالفعل .

۳............وجودیہ لاضروریہ:۔

وجودیہ لاضروریہ، یہ مطلقہ عامہ ہے............جس میں لاضروریہ ذاتی کی قید ہو جیسے کل انسان کاتب بالفعل لا بالضرورۃ یعنی لاشی من الانسان بکاتب بالامکان العام.

❁ سالبہ کی مثال:۔

لا شیء من الانسان بکاتب بالفعل لا بالضرورۃ یعنی کل انسان کاتب بالامکان العام

۴............وجودیہ لا دائمہ:۔

وجودیہ لا دائمہ، یہ مطلقہ عامہ ہے.......... جو لا دوام ذاتی کی قید کے ساتھ مقید ہو اس کی ترکیب دو مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے اسکی مثال بھی وہی ہے جو وجودیہ لاضروریہ کی ہے البتہ اس میں لا بالضرورۃ کی بجائے لا بالدوام کی قید لگائی جائیگی۔

٭ موجبہ کی مثال:۔

جیسے کل انسان ضاحك بالفعل لا دائما یعنی لا شئی من الانسان بضاحك بالامکان العام.

٭ سالبہ کی مثال:۔

لا شئی من الانسان بضاحك بالفعل لا دائمایعنی کل انسان ضاحك بالامکان العام.

۵.......... وقتیہ:۔

وقتیہ، یہ وقتیہ مطلقہ ہے.......... جس میں لادوام ذاتی کی قید ہو اسکی ترکیب وقتیہ مطلقہ اور مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے جیسے بالضرورۃ کل قمر منخسف وقتحیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس لا دائما یعنی لا شی من القمر بمنخسف وقت التربیع بالفعل..........

٭ سالبہ کی مثال:۔

لاشی من القمر بمنخسف وقت التربیع لادائما یعنی کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس بالفعل .

۶.......... منتشرہ:۔

منتشرہ، یہ وہ منتشرہ مطلقہ ہے.......... جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے

بالضرورۃ کل انسان متنفس فی وقت ما لا دائما یعنی لا شیء من الانسان متنفس فی وقت ما بالفعل .

❁ سالبہ کی مثال :۔

بالضرورۃ لاشیء من الانسان بمتنفس فی وقت ما لا دائما یعنی کل انسان متنفس فی وقت ما بالفعل

۷.........ممکنہ خاصہ :۔

ممکنہ خاصہ، یہ وہ قضیہ ہے.........جس میں حکم کی جانب وجود اور جانب عدم دونوں سے ضرورۃ کے سلب کا حکم لگایا گیا ہو۔یعنی کہ حکم کی نہ جانب وجود ضروری ہے، اور نہ ہی جانب عدم ضروری ہے بلکہ دونوں ممکن ہیں اس کی ترکیب دو ممکنہ عامہ سے ہوتی ہے جن میں سے ایک موجبہ اور دوسرا سالبہ ہوتا ہے.........

ہاں لفظاً اس طرح فرق کیا جا سکتا ہے کہ اگر اسے ایجاب کے طور پر تعبیر کیا گیا ہے تو پہلا قضیہ ممکنہ عامہ موجبہ اور دوسرا قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ نکالا جائے گا پورے قضیے کا نام ممکنہ خاصہ موجبہ رکھا جائے گا اور اگر اسے سلب کے طور پر تعبیر کیا گیا ہے تو پہلا قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ اور دوسرا قضیہ ممکنہ عامہ موجبہ نکالا جائے گا اور پورے قضیے کا نام ممکنہ خاصہ سالبہ رکھا جائے گا مثلاً بالامکان الخاص کل انسان ضاحک ....یعنی انسان کیلئے نہ ہنسا ضروری ہے اور نہ ہی نہ ہنسنا ضروری ہے بلکہ دونوں ممکن ہیں یہ اگر چہ ممکنہ خاصہ موجبہ ہے اور ایک ہی قضیہ ہے دوسرے قضیے کی طرف کسی لفظ سے کوئی اشارہ نہیں لیکن چونکہ ممکنہ خاصہ دو ممکنہ عامہ سے مرکب ہوتا ہے لہذا یہاں بھی دو ممکنہ عامہ نکالے جائیں گے......... پہلا موجبہ اور دوسرا سالبہ.........

موجبہ کی مثال:۔

جیسے........... کل انسان ضاحک بالامکان العام ولاشی من الانسان بضاحک بالامکان العام .

سالبہ کی مثال:۔

اب سالبہ کی مثال سنیے...........جیسے بالامکان الخاص لا شئی من الانسان بضاحک........... اس کا معنی بھی وہی ہوگا جو موجبہ میں بیان کیا گیا چونکہ یہ سالبہ کی مثال ہے...........

لہذا یہاں پہلا قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ اور دوسرا قضیہ ممکنہ عام موجبہ نکالا جائے گا ....لا شئی من الانسان بضاحک بالامکان العام و کل انسان ضاحک بالامکان العام .

...........تمت بالخیر...........

رہنمائے خواتین

- عورت کی بہترین صفات
- ملازمت پیشہ عورت کے مسائل
- عورت پر شوہر کے کیا حقوق ہیں
- حیض اور نفاس کے احکام
- مخلوط تعلیم کب تک جائز ہے
- نماز، روزہ، حج زکوۃ کے شرعی احکام
- نافرمان عورت کی سزا
- پردہ کے احکام عورتوں سے متعلق وظائف
- عورت کی بُری صفات
- عورت شوہر کے حقوق کی ادائیگی کیسے کرے
- عورت کے غسل کے احکام
- طلاق، حلالہ، اور عدت کے احکام
- بالوں مہندی پینٹ شرٹ اور ساڑھی کے احکام
- عورت اور امور خانہ داری
- جائز اور ناجائز فیشن
- اور ہر ایسی چیز جو عورت کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے

تالیف

مولانا مفتی شکیل احمد نقشبندی

فاضل دار العلوم کراچی

مکتبہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-6175026-0333-1450412

سنن ابی داؤد
صحیح البخاری
ھدایۃ النحو
ریاض الصالحین
مشکوٰۃ المصابیح
تاریخ اسلام
تعلیم الاسلام
مکتبہ عشرہ مبشرہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0333-1450412 0300-8175026